ثبوتِ ایصالِ ثواب

فاتحہ تیجہ چالیسواں

تالیف

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، حضرت علامہ

محمد عبد الغفور الوری

ناشر

جامعہ محمدیہ فیاض العلوم ایونڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثبوت ایصالِ ثواب

فاتحہ تیجہ چالیسواں

تالیف

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، حضرت علامہ

محمد عبد الغفور الوری

ناشر

دار العلوم جامعہ محمدیہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ══ ثبوت ایصالِ ثواب فاتحہ تیجہ چالیسواں

تالیف ══ شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الغفور الوری مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ ══ صاحبزادہ علامہ احمد سعید الوری (پریسٹن یو۔کے)

منتظمِ اشاعت ══ صاحبزادہ عبد الرسول الوری (پریسٹن یو۔کے)

کمپوزنگ ══ محمد صدیق ولی فریدی (عارف والا)

اشاعت اوّل ══ 2018ء/1440ھ

کل صفحات ══ 68

قیمت ══ 150 روپے 10 پونڈ

ناشر ══ جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

برائے رابطہ

صاحبزادہ حافظ محمد مطلوب الوری جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

042-35390243, 0300-4857229, 0300-4256623

UK **برائے رابطہ**

17-Oxley Road Preston, Lancashire, (PR1-5QH) England

0044 7811808452, 0044 7772465864, 00447791543745

فہرست

	عنوان	صفحہ
1	شرعی احکام کے ثبوت کے لیے ضروری ضابطہ	6
2	ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت	6
3	ایصالِ ثواب کا مفہوم	7
4	بدنی اور مالی یا دونوں عبادات کا ثواب	8
5	ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآن سے	8
6	ایصالِ ثواب کا ثبوت حدیث سے	10
7	اپنی نیکی کا ثواب دوسرے مسلمان کو دینا	11
8	ایصالِ ثواب کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم	12
10	میت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دُعاء کرنا اور کرانا	13
11	میت کے لیے دعائے مغفرت کی وجہ؟	15
12	دُعاءِ اولاد سے جنت میں والدین کے درجات بلند	16
13	مؤمن کی روح کا مہینہ تک اپنے گھر کے گرد پھرنا	17
14	ایک میٹھے لقمہ سے محشر کی کڑواہٹ دُور	18
15	تیجہ اور ایصالِ ثواب کا ثبوت	18
16	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تیجہ	20
17	تیجہ میں تیسرے دن کی تخصیص کا ثبوت	20
18	میت کے لیے سات دن تک صدقہ	21
19	جمع ہو کر قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب کا ثبوت	21
20	ختم پڑھتے وقت کھانا سامنے رکھنا	22
21	تیجہ میں چنے پڑھنے کی وجہ؟	25

22	چنوں پر پڑھنے کی اصل	27
23	چنوں پر پڑھنا اور ایصالِ ثواب کرنا اس پر ضرب الامثال	27
24	چنوں میں مکھانے اور کشمش ملانے کی وجہ؟	29
25	ختم میں گوشت رکھنے کی وجہ	30
26	ختم میں حلوہ رکھنے کی وجہ	30
27	ختم میں پھل رکھنے کی وجہ	31
28	خوشبو، لوبان، اگربتی وغیرہ رکھنے کی وجہ	31
29	کھانے کے ساتھ پانی رکھنے کی وجہ؟	31
30	کھانے کے ساتھ دودھ رکھنے کی وجہ؟	32
31	کھانا پُر تکلف پکانے کی وجہ؟	33
32	مخصوص سورتیں پڑھنے کا ثبوت اور وجہ؟	34
33	کلمہ طیبہ کی فضیلت	36
34	سورۂ اخلاص کے فضائل	37
35	سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر	37
36	سورۂ اخلاص کا محب اللہ کا محبوب	38
37	سورۂ اخلاص سے محبت نے جنت دلادی	39
38	سورۂ اخلاص پڑھنے سے جنت واجب ہو گئی	40
39	گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھنے والے کو قبرستان کے مردوں کی تعداد کے برابر اَجر	40
40	سال بھر سورۂ اخلاص کا ثواب تقسیم	41
41	سورۂ اخلاص سے اہلِ قبور کی بخشش	42
42	معوذتین (سورۃ الفلق والناس) کی فضیلت	42
43	سورۂ فاتحہ کے فضائل	43

44	سورۂ فاتحہ کی مثل سورت نہ تورات، نہ انجیل، نہ زبور اور نہ قرآن میں نازل ہوئی	43
45	سورۂ فاتحہ کے نزول پر شیطان کا رونا	44
46	سورۂ فاتحہ میزان کے ایک پلڑے میں اور قرآن دوسرے میں	44
47	سورۂ بقرہ کے فضائل	46
48	حضرت عمر فاروق کی سورۂ بقرہ ختم کرنے پر خوشی	47
49	کھانا کھلانے پکانے کا مرحوم کو کیا فائدہ	47
50	اہلِ میت کو ایصالِ ثواب کی نیت سے کھانا پکانا جائز ہے	48
51	ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال کو کھلانا بھی صدقہ ہے	50
52	اس سلسلے میں فقہاء کا فرمان	50
53	ہاتھ اُٹھا کر دعاء مانگنے کا ثبوت؟	51
54	آخر میں دعاء اور ایصالِ ثواب کرنے کا ثبوت؟	52
55	ختم قرآن کے بعد دُعاء پر چار ہزار ملائکہ آمین کہتے ہیں	53
56	دعاء مانگ کر ہاتھ چہرہ پر پھیرنا؟	55
57	حج اور صدقہ کا ثواب چند اموات کو بخشا جائے تو تقسیم ہو کر ملے گا یا پورا پورا؟	55
58	ثبوتِ ایصالِ ثواب از حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ	60
59	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	61
60	دفن کرنے کے بعد دُعاء کا حکم	62
61	تعزیت سے متعلق احکام	63
62	تعزیت تین دن تک ہوسکتی ہے	63
63	تیجہ میں تیسرے دن کا مقرر کرنا	64
54	تعزیت کرنے کا ثواب	66
65	مردہ قبر میں سے آنے جانے والوں کو دیکھتا ہے	67
66	عوام کی سہولت کیلئے ختم پڑھنے اور ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ	69

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرعی احکام کے ثبوت کے لیے ضروری ضابطہ

سوال کسی بھی مسئلہ کے ثابت کرنے کے لیے دلائل کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب کسی بھی مسئلہ کے ثابت کرنے کے لیے جو دلائل پیش کیے جاتے ہیں اُن کی چار قسمیں ہیں جنھیں"اَدِلَّۂ اَرْبَعہ" کہا جاتا ہے۔یعنی شریعتِ اسلامیہ کے چار اُصول ہیں۔(۱) قرآن (۲) سنت (۳) اجماع (۴) قیاس۔

جب ایصالِ ثواب کی حیثیت دُعاء کی ہے تو دُعاء کرنا تو قرآن وحدیث کی رو سے مستحسن وسنت اوراعلیٰ عبادت ہے۔دیکھئے اللہ تعالیٰ خود حکم فرماتا ہے:

" اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ " (سورۂ مؤمن:٦٠)

ترجمہ مجھ سے دعاء کرو میں (ضرور) قبول کروں گا۔(البیان)

تو ایصالِ ثواب میں بھی دُعاء ہی تو ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے دوسرے بندے کے حق میں دُعاء کرتا ہے۔کہ اے اللہ! میری اس نیکی کا ثواب میرے فلاں مسلمان بھائی یا مسلمان بھائیوں کو پہنچادے۔

ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت

سوال ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت ایک دُعاء کی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے دوسرے بندے کے حق میں دُعاء کرتا ہے کہ اے اللہ! میں نے اپنی اس بدنی یا مالی یا دونوں عبادتوں کا ثواب فلاں شخص یا فلاں کی روح کو ہدیہ کیا یا بخشا۔یا اللہ تو یہ ثواب اُسے پہنچادے۔خواہ یہ الفاظ زبان سے کہے یا لکھے یا دل میں نیت کرے تو اس کے یہ کہتے یا لکھتے یا نیت کرتے ہی یہ ثواب اسے پہنچ جائے گا۔

بشرطیکہ ثواب ہدیہ کرنے والا اور جسے ثواب ہدیہ کیا جا رہا ہے دونوں صحیح العقیدہ مسلمان ہوں۔ اس لحاظ سے یہ سنت اور مستحب ہے۔

دیکھئے

بدائع الصنائع	جلد ۳ صفحہ ۲۷۱	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
عمدۃ القاری	جلد ۸ صفحہ ۳۲۰	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ شامی	جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۴	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
ہدایہ شریف	جلد اول صفحہ ۲۷۶	مطبع یوسفیہ لکھنؤ
ابن عساکر	جلد ۵۳ صفحہ ۳۰۷	مطبع دار الفکر بیروت
جمع الجوامع	جلد ۶ صفحہ ۲۲۰ حدیث نمبر ۱۸۶۴۳	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ رضویہ	جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۰	مطبع رضا فاؤنڈیشن لاہور
انوارِ ساطعہ	صفحہ ۱۰۳	مطبع مجتبائی دہلی

ایصالِ ثواب کا مفہوم

سوال ایصالِ ثواب کا مفہوم کیا ہے؟

جواب ایصالِ ثواب اور وصولِ ثواب بلا شبہ برحق ہے۔

ایصالِ ثواب کا معنی ہے بدنی یا مالی عبادت کا یا دونوں عبادتوں کا ثواب کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ اس دنیا میں ہو یا اس دنیا سے چلا گیا ہو ہدیہ کر دینا یا بخش دینا۔ اور وصول ثواب کا مطلب ہے ثواب کا اس دوسرے شخص کو پہنچ جانا۔ یہ بلا شبہ اہل سنت کے ہاں جائز بلکہ سنت و حدیث سے ثابت ہے۔

بدنی اور مالی یا دونوں عبادات کا ثواب

سوال بدنی، مالی یا دونوں عبادات کے مجموعہ کے ایصالِ ثواب کا ثبوت کہاں ہے؟

جواب عبادت کی تین قسمیں ہیں۔ ایک بدنی عبادت ہے دوسری مالی اور تیسری بدنی و مالی عبادت کا مجموعہ۔

بدنی عبادت سے مراد وہ عبادت ہے جو جسم یا جسم کے کسی عضو کے ذریعے ادا کی جائے جیسے تلاوت قرآن، کلمات طیبات، درود شریف، نماز، روزہ، ذکر واذکار وغیرہ۔

اور مالی عبادت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنا مال خرچ کرنا۔ مالی صدقہ و خیرات اور عطیات دینا، اور بدنی و مالی دونوں عبادتوں کا مجموعہ جیسے حج۔

ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآن سے

سوال ایصالِ ثواب کرنا قرآن وحدیث وفقہ کی رو سے کہاں ثابت ہے؟

جواب ایصالِ ثواب کی حیثیت ایک دُعاء کی ہے اور دُعاء کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث اور فقہ میں موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

(۱) ”وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ“ (پارہ:۱۸، سورۃ المؤمنون ۲۳ / ۱۱۸)

ترجمہ اور (اے حبیب) آپ کہیں کہ اے میرے رب بخشش فرما اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔ (البیان)

اور دیکھئے سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر ۴۱ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

(۲) ”رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ“

(پارہ: ۱۳، سورۂ ابراہیم ۱۴: ۴۱)

ترجمہ اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور سب ایمان والوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔(البیان)

اور سورۂ حشر کی آیت نمبر ۱۰ میں فرمایا:

(۳) وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

(پارہ:۲۸،سورۂ حشر ۵۹:۱۰)

ترجمہ اور (اس مال میں اُن کا بھی حق ہے) جو اُن کے بعد (ہجرت کر کے) آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہمارے اُن بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں (البیان)

پھر سورۂ نوح کی آیت نمبر ۲۸ میں فرمایا

(۴) "رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ"

(پارہ ۲۹،سورۂ نوح:۷۱:۲۸)

ترجمہ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اُسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوا اور (سب) ایمان والے مردوں اور (سب) ایمان والی عورتوں کو۔(البیان)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو دُعاء کا حکم دیا اور اللہ کے محبوب اور محبوب کے محبوب مؤمنین ہمیشہ اپنے اور اپنے دنیا سے چلے جانے والے جملہ مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہے تو ایصالِ ثواب میں بھی دُعائے مغفرت ہی تو کی جاتی ہے۔ پھر یہ ناجائز کیسے ہوسکتی ہے۔؟ تو اس کا جواز قرآن سے ثابت ہوا۔اب ملاحظہ ہو

ایصالِ ثواب کا ثبوت حدیث سے

سوال ایصالِ ثواب کا ثبوت حدیث میں کہاں ہے؟

جواب ملاحظہ ہو ایصالِ ثواب کا ثبوت حدیث سے۔ حدیث میں ہے کہ

أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا"

ترجمہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ اُن کی خدمت میں موجود نہیں تھے اُنھوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری والدہ کا جب انتقال ہوا تو میں اُن کی خدمت میں حاضر نہیں تھا کیا اگر کوئی چیز ان کے لیے صدقہ کر دوں تو اِس سے انھیں فائدہ پہنچے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں فائدہ پہنچے گا۔ تو انھوں نے کہا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ اُن کی طرف سے صدقہ ہے۔

دیکھئے حوالہ جات:

بخاری شریف	جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ حدیث نمبر ۲۷۵۶	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
مسلم شریف	جلد ۲ صفحہ ۹۰ حدیث نمبر ۱۰۰۴	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
ابن ماجہ	جلد ۳ صفحہ ۳۲۱ حدیث نمبر ۲۷۱۷	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
ابوداؤد	جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ حدیث نمبر ۲۸۸۱	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
نسائی شریف	صفحہ ۶۲۳ حدیث نمبر ۳۶۵۲	مطبع دار الاحیاء التراث العربی بیروت
تفسیر التبیان مع البیان	صفحہ ۴۹	مطبع کاظمی پبلی کیشنز ملتان

اپنی نیکی کا ثواب دوسرے مسلمان کو دینا

سوال ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو اپنی نیکی کا ثواب دینے کا ثبوت کہاں ہے؟ جیسا کہ تم ایصالِ ثواب میں کرتے ہو۔

جواب ہاں ثبوت ہے جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ انسان زبان یا اعضائے بدنیہ سے جو نیک کام کرے اسے عبادت بدنیہ کہتے ہیں اور اپنا مال خرچ کر کے جو کام کرے اس کو عبادت مالیہ کہتے ہیں جیسے اللہ کی راہ میں کھانا کھلانا۔ روپیہ دینا، کپڑا دینا وغیرہ جائز، مستحسن اور برحق ہے۔ اس بارے میں اہل سنت کا مذہب ملاحظہ فرمائیں۔

جیسا کہ امام برہان الدین المرغینانی (م ۵۹۳ھ) اپنی مشہور کتاب ہدایہ میں فرماتے ہیں

"اَلْأَصْلُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَنَّ الْإِنْسَانَ لَهٗ أَنْ يَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَيْرِهٖ صَلَاةً أَوْ صَوْمًا أَوْ صَدَقَةً أَوْ غَيْرَهَا عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ـ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ـ أَنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْآخَرُ عَنْ أُمَّتِهٖ مِمَّنْ أَقَرَّ بِوَحْدَانِيَّةِ اللهِ تَعَالٰى وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ جَعَلَ تَضْحِيَةَ إِحْدَى الشَّاتَيْنِ لِأُمَّتِهٖ"

ترجمہ اس باب (حج عن الغیر) میں یہ قاعدہ ہے کہ (شریعت کی طرف سے) اہل سنت و جماعت کے نزدیک انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے نیک عمل کا ثواب کسی اور کے لیے کر دے۔ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ وغیرہ۔ اس حدیث کی رو سے جو نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے دو سیاہ و سفید رنگ والے مینڈھے قربانی کیے ایک اپنی طرف سے اور دوسرا اپنی اُمت کے اُس

شخص کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے دو قربانیوں میں سے ایک کی قربانی اپنی اُمت کی طرف سے کر دی تھی۔

ہدایہ شریف	جلد اول صفحہ ۲۷۶	مطبع یوسفیہ لکھنؤ

الحمدللہ۔ واضح ہو گیا ہے کہ اہلسنت و جماعت کا مذہب ہے کہ انسان اپنے عملوں اور اپنی نیکیوں کا ثواب دوسروں کو دے سکتا ہے خواہ بدنی نیکی ہو یا مالی ہو بشرطیکہ جسے ثواب بھیجا یا بخشا یا ہدیہ کیا جائے وہ مسلمان ہو۔ اس میں امام برہان الدین مرغینانی نے ایسی کوئی قید یا شرط عائد نہیں فرمائی جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے رسم (عادت اور طریقہ) نہ بنایا جائے۔ جبکہ کسی بھی نیک کام کی رسم و عادت بُری بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے۔

ایصالِ ثواب کیلئے حضور ﷺ کا حکم

سوال ایصالِ ثواب کرنے کا حضور ﷺ نے کہیں حکم دیا ہے تو ثبوت کیا ہے؟

جواب جی ہاں حکم دیا ہے۔ ملاحظہ ہو فرمانِ مصطفیٰ ﷺ:

"یَا اَصْحَابِیْ لَا تَنْسَوْا اَمْوَاتَکُمْ فِیْ قُبُوْرِهِمْ خَاصَّةً فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاِنَّ اَرْوَاحَهُمْ یَأْتُوْنَ بُیُوْتَهُمْ فَیُنَادِیْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اَلْفَ مَرَّةٍ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اَعْطِفُوْا عَلَیْنَا بِدِرْهَمٍ اَوْ بِرَغِیْفٍ اَوْ بِکِسْرَةِ خُبْزٍ اَوْ بِدَعْوَةٍ اَوْ بِقِرَاءَةِ اٰیَةٍ اَوْ بِکِسْوَةٍ کَسَاکُمُ اللّٰهُ مِنْ لِبَاسِ الْجَنَّةِ"

ترجمہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ اہل اموات (قبر والوں کو) نہ بھلاؤ بالخصوص رمضان المبارک میں اس لیے کہ اُن کی روحیں گھروں

میں آکر ہزار بار ہر مرد وزن کو پکار کر کہتی ہیں کہ ہمارے حال پر رحم کرو، ایک درہم یا ایک روٹی یا روٹی کے ٹکڑے یا دعاء کر کے یا قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھ کر یا کسی غریب کو کپڑے پہنا کر اللہ تعالیٰ تمہیں بہشت کے کپڑے پہنائے۔

تفسیر روح البیان	جلد ۴ صفحہ ۳۸۶	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

میت کے لیے حضور ﷺ کا دُعاء کرنا اور کرانا

سوال کہیں حضور ﷺ نے میت کے لیے اس طرح مغفرت کی دُعاء کی جس طرح تم کرتے ہو تو اس کا ثبوت کیا ہے؟

جواب جی ہاں حضور ﷺ نے دعاء کی بھی ہے اور کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ ملاحظہ ہو واقعہ جنگِ موتہ۔

"لَمَّا الْتَقَى النَّاسُ بِمُؤْتَةٍ جَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ كُشِفَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الشَّامِ فَهُوَ يَنْظُرُ اِلٰى مَعْرِكَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَجَآءَهُ الشَّيْطَانُ فَحَبَّبَ اِلَيْهِ الْحَيَاةَ وَ كَرَّهَ اِلَيْهِ الْمَوْتَ وَ حَبَّبَ اِلَيْهِ الدُّنْيَا فَقَالَ الْاٰنَ حِيْنَ اسْتَحْكَمَ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُحَبَّبُ اِلَيَّ الدُّنْيَا فَمَضٰى قُدُمًا حَتّٰى اسْتُشْهِدَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ قَالَ اسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَ قَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَسْعٰى

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَمَّا قُتِلَ زَيْدٌ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَجَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَحَبَّبَ إِلَيْهِ الْحَيَاةَ وَكَرَّهَ إِلَيْهِ الْمَوْتَ وَمَنَّاهُ الدُّنْيَا فَقَالَ الْآنَ حِينَ اسْتَحْكَمَ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ تُمَنِّينِي الدُّنْيَا ثُمَّ مَضَى قُدُمًا حَتَّى اسْتُشْهِدَ فَصَلَّى

عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ فَإِنَّهُ شَهِيْدٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ بِجَنَاحَيْنِ مِنْ يَاقُوْتٍ حَيْثُ يَشَاءُ مِنَ الْجَنَّةِ، "

ترجمہ جنگِ موتہ جو شام میں لڑی جا رہی تھی وہاں صحابہ کرام مصروفِ جہاد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ میں تھے۔ آپ منبر پر جلوہ فرما ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان اور شام کے درمیان حجاب اُٹھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معرکۂ جنگ کو ملاحظہ فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اب مجاہدینِ اسلام کا جھنڈا حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ نے پکڑ رکھا ہے **تو اس کے پاس شیطان آیا اور اس کے دل میں دنیا کی زندگی کی محبت اور موت سے نفرت، ناپسندیدگی ڈالی اور دنیا کی محبت ڈالی۔** آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تُو اب میرے دل میں دُنیا کی محبت ڈال رہا ہے جبکہ ایمان والوں کے دلوں میں ایمان مستحکم ہو چکا ہے تو وہ آگے بڑھتے گئے حتی کہ شہید ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کی نماز جنازہ پڑھی اور صحابہ سے فرمایا اس کے لیے دعائے استغفار کرو بلاشبہ وہ جنت میں داخل ہو گیا ہے۔ وہ دوڑا جا رہا ہے (اس کے بعد فرمایا) پھر اسلام کا جھنڈا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا ہے۔ **اس کے پاس بھی شیطان آیا اور اُس کے دل میں بھی دُنیا کی زندگی کی آرزو دلائی اور موت کی ناپسندیدگی کا خیال ڈالا انھوں نے بھی شیطان کو وہی جواب دیا کہ تُو اب یہ دُنیا کے خیالات ڈال رہا ہے جبکہ ایمان والوں کے دلوں میں ایمان مستحکم ہو چکا ہے۔** پھر وہ آگے بڑھے حتی کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اُن کے لیے دُعا فرمائی

اور صحابہ کرام سے فرمایا تم سب اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دُعاء کرو۔ وہ شہید ہے وہ جنت میں داخل ہو گیا ہے تو وہ اپنے یاقوتی بازوؤں سے جہاں چاہتا ہے جنت میں اُڑتا پھر رہا ہے۔

دلائل النبوۃ للبیہقی	جلد ۴ صفحہ ۳۶۹	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
کامل فی التاریخ	جلد ۲ صفحہ ۱۱۵	مطبع در الکتب العلمیہ بیروت
تاریخ طبری	جلد ۲ صفحہ ۱۵۱	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
حلبی کبیر	صفحہ ۵۸۴	مطبع مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

میت کے لیے دعائے مغفرت کی وجہ؟

سوال میت کے لیے مغفرت کی دُعاء کیوں کی جاتی ہے اور اس کا ثبوت کیا ہے؟

جواب ملاحظہ کیجیے حدیث پاک میں ہے کہ میت قبر میں ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے جو اپنے پسماندگان کی دعاءِ استغفار کی منتظر رہتی ہے۔ جیسا کہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَ اَنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں ڈوبنے والے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں، باپ، بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے۔ پھر جب اسے دعاء پہنچ جاتی ہے تو اسے یہ دعاء دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعاء

سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ دیتا ہے اور یقیناً زندوں کا مُردوں کے لیے تحفہ ان کے لیے دعائے مغفرت ہے۔

مشکوٰۃ شریف	ص ۲۰۶	مطبع مجتبائی، دہلی

دُعاءِ اولاد سے جنت میں والدین کے درجات بلند

سوال اولاد کی دعائے بخشش سے والدین کے درجات کی بلندی کا ثبوت کہاں اور کس حدیث سے ہے؟

جواب ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیک بندے کے جنت میں درجے بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے الٰہی! مجھے یہ بلند درجہ کہاں سے ملا؟ رب فرماتا ہے تیرے بیٹے کے تیرے لیے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔

مشکوٰۃ شریف	ص ۲۰۵ تا ص ۲۰۶	مطبع مجتبائی دہلی
مسند امام احمد	جلد ۴، صفحہ ۸۶۳ حدیث ۱۰۸۹۰	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
مجمع الزوائد	جلد ۱۰، صفحہ ۲۵۴، حدیث ۱۷۵۹۵	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

یَتْبَعُ الرَّجُلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْحَسَنَاتِ اَمْثَالُ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اَنّٰی هٰذَا فَیُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

ترجمہ قیامت کے روز ایک آدمی کو پہاڑوں کی مثل نیکیاں پیش کی جائیں گی وہ کہے گا یہ کہاں سے آگئیں؟ تو کہا جائے گا یہ تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے ہیں۔

طبرانی اوسط	جلداول صفحہ ۵۱۳ تا ۵۱۴ حدیث ۱۸۹۴	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
مجمع الزوائد	جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۴، حدیث ۱۷۵۹۶	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
شرح الصدور	صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۶	مطبع محمدی لاہور

مؤمن کی روح کا مہینہ تک اپنے گھر کے گرد پھرنا

سوال مؤمن کی روح کا اپنے گھر کے گرد مہینہ تک پھرنے کا ثبوت کہاں ہے؟

جواب دیکھئے حدیث پاک میں آتا کہ

"رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ دَارَ رُوْحُهٗ حَوْلَ دَارِهٖ شَهْرًا فَیَنْظُرُ اِلٰی خَلْفِهٖ مِنْ مَّالِهٖ کَیْفَ یُقْسَمُ مَالُهٗ وَ کَیْفَ یُؤَدّٰی دَیْنُهٗ فَاِذَا تَمَّ شَهْرٌ رُدَّ اِلٰی حُفْرَتِهٖ فَیَدُوْرُ حَوْلَ قَبْرِهٖ حَوْلًا وَّ یَنْظُرُ رُوْحُهٗ مَنْ یَّدْعُوْلَهٗ وَ یَحْزَنُ عَلَیْهِ فَاِذَا تَمَّ سَنَةٌ رُفِعَ اِلٰی حَیْثُ یُجْمَعُ الْخَلَائِقُ اِلٰی یَوْمٍ یُّنْفَخُ فِی الصُّوْرِ انتھی"

ترجمہ یعنی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب بندۂ مؤمن مر جاتا ہے تو اس کی روح اپنے گھر کے گرد ایک مہینہ پھرا کرتی ہے اور جو مال وہ چھوڑ جاتا ہے اس کی جانب نظر کرتی ہے کہ کس طرح میرا مال تقسیم کیا جاتا ہے اور کس طرح میرا قرضہ ادا کیا جاتا ہے تو جب ایک مہینہ پورا ہو جاتا ہے تو وہ روح اپنی قبر کی طرف واپس کر دی جاتی ہے تو پھر وہ اپنی قبر کے گرد ایک برس تک پھرا کرتی ہے اور دیکھتی ہے کہ کون شخص میرے لیے دعاء کرتا ہے اور کون شخص میرے لیے غمگین ہے تو جب ایک برس پورا ہو جاتا ہے تو وہ روح وہاں سے اُٹھا کر اُس جگہ رکھی جاتی ہے جس جگہ خلائق جمع رہیں گے اس دن تک جس دن کہ صُور پھونکا جاوے گا۔

فتاویٰ عزیزی	جلد اول صفحہ ۲۶۱	مطبع مجیدی کانپور
شرح الصدور	صفحہ ۳۵۲	مطبع دار ابن کثیر دمشق

ایک میٹھے لقمہ سے محشر کی کڑواہٹ دُور

سوال صرف ایک لقمہ سے محشر کے موقف کی کڑواہٹ کا دور ہونا کس حدیث میں اور کہاں ہے؟

جواب ملاحظہ ہو حدیث۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے

مَنْ لَقَمَ اَخَاهُ لُقْمَةً حُلْوَةً صَرَفَ اللهُ عَنْهُ مَرَارَةَ الْمَوْقِفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو اپنے کسی بھائی کو حلوے کا ایک ٹکڑا کھلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محشر کی کڑواہٹ دور فرمائے گا۔

تفسیر روح البیان	جلد ۴ صفحہ ۳۸۶	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
مسند الفردوس	جلد ۳ صفحہ ۵۲۵ حدیث نمبر ۵۶۴۰	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
کشف الخفاء	جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ حدیث نمبر ۲۶۰۲	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
حلیۃ الاولیاء	جلد ۳ صفحہ ۶۳ حدیث نمبر ۳۱۷۴	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
اسنیٰ المطالب	صفحہ ۲۸۶ حدیث نمبر ۱۴۸۵	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
الخطیب بغدادی	جلد ۴ صفحہ ۸۵	مطبع دار الکتاب العربی بیروت
ابن عساکر	جلد ۵۳ / ۳۱۴ حدیث نمبر ۶۴۹۶	دار الفکر للطباعۃ بیروت

تیجہ اور ایصالِ ثواب کا ثبوت

سوال تیجہ اور اس میں ایصالِ ثواب کا ثبوت کہاں ہے؟

جواب ملاحظہ ہو تیجہ اور ایصالِ ثواب کا ثبوت کتاب شرح برزخ مصنفہ محدث ابوسعید رحمہ اللہ ص ۱۰۸؛ اور فتاویٰ اوزجندی میں بحوالہ جامع الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۲۰۰ مطبع دین محمد پریس لاہور میں ہے۔

وَ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ مِنْ وَّفَاتِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ جَآءَ اَبُوْذَرٍّ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرَةٍ يَابِسَةٍ وَ لَبَنٍ فِيْهِ خُبْزٌ مِّنْ شَعِيْرٍ فَوَضَعَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَاتِحَةَ وَ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلٰى اَنْ قَالَ رَفَعَ يَدَيْهِ لِلدُّعَآءِ وَ مَسَحَ بِوَجْهِهٖ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَبَا ذَرٍّ اَنْ يُّقَسِّمَهَا بَيْنَ النَّاسِ وَ اَيْضًا فِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هَبْتُ ثَوَابَ هٰذِهٖ لِاِبْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

ترجمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہونے کے تیسرے دن آپ کے پاس ابوذر غفاری چند کھجور خشک اور دودھ جس میں جو کی روٹی بھیگی ہوئی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں لاکر رکھ دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُس پر سورۂ فاتحہ اور تین دفعہ قل شریف پڑھ کر دونوں ہاتھ مبارک اُٹھا کر دُعاء مانگی اور اپنے چہرہ مبارک پر پھیر کر حضرت ابوذر کو فرمایا اس کو لوگوں کے درمیان تقسیم کردے۔اس میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اِس کا ثواب اپنے بیٹے ابراہیم کو بخشا۔

اور ملاحظہ ہو ہدیۃ الحرمین شریف صفحہ ٦٨ مکتبہ مصباح القرآن لاہور فتاویٰ مجموع الروایات سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فاتحہ اور کھانا بروح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے روز سوئم اور دہم اور چہلم اور ششماہی اور برسی کو بخشا اور کھلایا ہے اور صحابہ بھی اسی طرح کرتے تھے جو کوئی اس کا منکر ہوا پس وہ منکر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کا ہوا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تیجہ

بھی تیسرے دن ہی تھا۔ جیسا کہ علامہ عبدالسمیع رامپوری علیہ الرحمہ نے انوارِ ساطعہ میں خزانۃ الروایات کے حاشیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے تیسرے اور ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ اور سال بھر بعد صدقہ دیا، یہ تیجہ وغیرہ کی اصل ہے۔

انوارِ ساطعہ	صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۳	مطبع مجتبائی دہلی

تیجہ میں تیسرے دن کی تخصیص کا ثبوت

سوال تیجہ میں تیسرا دن مقرر کرنے کا ثبوت کہاں اور کس کتاب میں ہے؟

جواب تیجہ میں تیسرا دن مقرر کرنے کا ثبوت حدیث پاک میں موجود ہے۔

دن مقرر کرنا حدیث سے ثابت ہے کسی بھی مصلحت کے لیے دن مقرر کیا جا سکتا ہے تیجہ کے لیے تیسرا دن مقرر کرنے میں ایک تو یہ مصلحت ہے کہ مُردے کو دفن کرنے کے دن برادری کے آدمی، دوست و احباب اور خاندان کے لوگ دیر تک تجہیز و تکفین میں رہتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ کسی میت کی قبر کھودنے میں اور غسل و تدفین وغیرہ میں ایک ایک پہر اور بعض جگہ دو دو پہر اور زیادہ بھی لگ جاتے ہیں اگر دوسرے دن بھی چھ گھڑی یا پہر بھر کی محنت ختمِ قرآن اور کلمہ طیبہ کے لیے دی جاتی تو متواتر پے در پے آنا کسی قدر دشوار ہوتا اس لیے ایک دن بیچ میں آسائش دے کر تیسرا دن معیّن کیا گیا۔

میت کے لیے سات دن تک صدقہ

سوال میت کے لیے سات دن تک صدقہ کرنے کا ثبوت کہاں ہے؟

جواب ملاحظہ ہو ثبوت: محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (م ۱۰۵۲ھ) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں

"مستحب است کہ تصدق کردہ شود از میت بعد از رفتن اُو از عَالَم تا ھفت روز، وتصدق از میت نفع میکند اُو را بے خلاف میان اَھلِ عِلم"

ترجمہ یہ ثواب کا کام ہے کہ کسی کے اس دنیا سے روانگی کے بعد اس کی طرف سے روز اول سے لے کر سات روز تک صدقہ (وخیرات) کیا جائے اور صدقہ میت کو نفع پہنچا تا ہے اور اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں خصوصاً بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

اشعۃ اللمعات	جلد اول صفحہ ۷۱۷	مطبع منشی نولکشور لکھنؤ

جمع ہو کر قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب کا ثبوت

سوال جمع ہو کر قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب کا ثبوت کہاں ہے؟

جواب قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے اور فقہ میں بھی موجود ہے۔ ہر دور میں مسلمان قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب کرتے آئے ہیں اور کوئی مسلمان اس کا منکر نہیں۔ دیکھئے

بنایہ شرح ہدایہ	جلد ۴ صفحہ ۴۶۶	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

جمہور آئمہ، قرأۃ قرآن کے ثواب کو دعاء اور استغفار نماز (نفلی)، روزہ، حج، صدقہ

اور غلام آزاد کرنے پر قیاس کرتے ہیں۔ جب ان تمام چیزوں کا ثواب اسے پہنچتا ہے تو قرأت کا بھی پہنچتا ہے اس سلسلے میں بے شمار احادیث ہیں جن کا مجموعہ اس موقف کو بنیادی طور پر قوت پہنچاتا ہے اور اس کی اصل بنیاد بنتا ہے اور یہ کہ

"اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ وَّ زَمَانٍ وَّیَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَ یَهْدُوْنَ ثَوَابَهٗ لِمَوْتَاهُمْ وَ عَلٰی هٰذَا اَهْلُ الصَّلَاحِ وَ االدِّیَانَةِ مِنْ کُلِّ مَذْهَبٍ مِّنَ الْمَالِکِیَّةِ وَالشَّافِعِیَّةِ وَغَیْرِهِمْ وَلَا یُنْکِرُ ذٰلِكَ مُنْکِرٌ فَکَانَ اِجْمَاعًا"

ترجمہ بلا شبہ مسلمان ہر عصر ہر زمانہ میں جمع ہوتے اور اکٹھے ہو کر قرآن پڑھتے اور اسکا ثواب اپنے وفات پانے والوں کو ہدیہ کرتے ہیں اور مالکیہ اور شافعیہ وغیرہم ہر مذہب کے نیک و دین دار اسی مسلک پر چلے آ رہے ہیں اور کسی زمانہ میں کسی مذہب کا کوئی نیک اور دین دار اس سے انکاری نہیں ہوا تو اس پر اہل سنت و جماعت کا اجماع ہوا۔

البنایہ شرح ہدایہ	جلد ۴ صفحہ ۴۶۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

ختم پڑھتے وقت کھانا سامنے رکھنا

سوال ختم پڑھتے وقت کھانا سامنے کیوں رکھا جاتا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب ختم پڑھتے وقت یا کھاتے وقت ہمیشہ کھانا سامنے ہی رکھا جاتا ہے کوئی پیٹھ پیچھے نہیں رکھتا۔ ملاحظہ ہو حوالہ از حدیث۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم خندق کے دن کھدائی کر رہے تھے کہ ایک سخت پتھر سامنے آ گیا تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ عرض کیا کہ یہ پتھر خندق میں پیش آ گیا ہے۔تو فرمایا ہم اُتریں گے حضور ﷺ اُٹھے حالانکہ آپ کا پیٹ پتھر سے بندھا ہوا تھا ہم تین دن تک اس طرح رہے تھے کہ کوئی چکھنے کی چیز نہیں چکھی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کدال لی پتھر پر ماری تو پتھر ریگِ رواں بن گیا۔ پھر میں اپنی بیوی کی طرف گیا میں نے کہا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے نبی کریم ﷺ کی سخت بھوک دیکھی ہے تو انھوں نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کی ایک پٹّھ تھی میں نے اسے ذبح کیا میری بیوی نے جَو پیسے حتی کہ ہم نے گوشت ہانڈی میں ڈالا پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا میں نے آپ سے چپکے سے سرگوشی کی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم نے اپنی بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع جَو پیسے ہیں حضور سرکار آپ اور آپ کے ساتھ چھوٹی سی جماعت تشریف لائیں ۔ نبی کریم ﷺ نے اعلان فرمادیا کہ اے خندق والو! جابر نے کھانا تیار کیا ہے چلو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ہانڈی نہ اُتارنا اور اپنے آٹے کی روٹی پکانا نہ شروع کرنا حتی کہ میں آجاؤں۔ پھر حضور تشریف لائے تو حضور کے سامنے آٹا پیش کیا۔ حضور نے لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ پھر ہماری ہانڈی کی طرف توجہ فرمائی اس میں لعاب ڈالا۔ پھر فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو تمہارے ساتھ روٹی پکاوے اور اپنی ہانڈی سے شوربا نکالو اور اسے نہ اتارو مجاہدین ایک ہزار تھے میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ ان سب نے کھایا حتی کہ کھانا چھوڑ دیا اور لوٹ گئے حالانکہ ہماری ہانڈی جیسی تھی ویسی ہی جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا پکایا جارہا تھا جیسا تھا ویسا ہی رہا۔

یوم خندق کے موقع پر حضور علیہ السلام کا بمع صحابہ کے حضرت جابر کے گھر کھانا سامنے رکھ کر اس پر دعائے برکت فرما کر تناول فرمانا۔

مشکوٰۃ شریف	صفحہ ۵۳۲	مطبع مجتبائی مجتبائی

حضرت ابوطلحہ کے گھر حضرت اُم سلیم کے بنائے ہوئے کھانا پر حضور ﷺ نے کچھ پڑھا برکت کی دعاء کی اور کھانا تناول فرمایا۔

بخاری شریف	جلد ۳ صفحہ ۴۶	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
مشکوٰۃ شریف	صفحہ ۵۳۷	مطبع مجتبائی مجتبائی

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمر فاروق نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا لوگوں سے ان کے بچے ہوئے توشے منگوایئے پھر ان کے لیے اللہ سے اُس کھانے پر برکت کی دعاء فرمائیں۔ چنانچہ دسترخوان منگوایا اسے بچھایا گیا اور بچے ہوئے توشے اس دسترخوان پر رکھ دیے گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے رکھے ہوئے کھانے پر برکت کی دعاء کی اور پھر فرمایا اسے اپنے اپنے برتنوں میں لے لو۔ چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے برتنوں میں لے لیا حتی کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اسے بھر لیا پھر اسے کھایا اور تمام سیر ہوگئے اور باقی بچ رہا۔

مشکوٰۃ شریف	صفحہ ۵۳۸	مطبع مجتبائی دہلی

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر دُعاء مانگنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

تیجہ میں چنے پڑھنے کی وجہ؟

سوال تیجہ میں چنے کیوں پڑھتے ہو؟ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب تیجہ میں چنے پڑھنے کا ثبوت بھی ہے اور پڑھنے کی وجہ یہ ہے اس میں دوہرا فائدہ ہے شمار کا شمار اور طعام کا طعام ہے۔ کیونکہ کلمہ شریف یا قل شریف یا درود شریف یا ذکر و اذکار پڑھنے میں چنے شمار کا فائدہ بھی دیتے ہیں۔ کیونکہ ستر ہزار یا لاکھ یا سوا لاکھ دفعہ پڑھنے کے لیے گٹھلیاں یا کنکریاں تلاش کرنے میں دقت و مشقت ہے اس کے لیے ساڑھے بارہ سیر چنوں کا حساب کیا گیا تو ان کی تعداد سوا لاکھ بنتی ہے۔ تو اس میں آسانی بھی ہے اور یہ طعام بھی ہے۔ اس لیے چنے شمار کے لیے پڑھتے ہیں۔ اور اس کی اصل حدیث میں موجود ہے۔

دیکھئے ثبوت از حدیث

"عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا، أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَّبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ، فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلَ ذٰلِكَ"

ترجمہ حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس گئے اُس کے

سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جو تیرے لیے اس سے زیادہ آسان اور زیادہ ثواب کی حامل ہے پھر فرمایا "سُبْحَانَ اللہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ، وَسُبْحَانَ اللہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَیْنَ ذٰلِکَ، وَسُبْحَانَ اللہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ، "اسی طرح "وَاللہُ اَکْبَرُ "اسی طرح "وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ "اسی طرح "وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ "اسی طرح "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ " کے بارے میں فرمایا۔

نتیجہ اس حدیث سے تیجہ، ساتواں اور چہلم (چالیسواں) کے موقع پر کلمہ شریف، قل شریف، فاتحہ اور دیگر سورتوں کے پڑھنے اور چنوں پر شمار کرنے کا واضح ثبوت حضور ﷺ کے عملِ پاک سے حاصل ہوا۔ اور چنوں کے پڑھنے میں جہاں شمار کا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہاں دوہرا طعام کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات:

ابوداؤد شریف	جلد اول صفحہ ۴۴۱ حدیث نمبر ۱۵۰۰	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
ترمذی شریف	صفحہ ۸۱۳ حدیث نمبر ۳۵۶۸	مطبع دار السلام الریاض
معجم اوسط طبرانی	جلد ۶ صفحہ ۲۰۱ حدیث نمبر ۸۵۰۴	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
ابن حبان	جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ حدیث نمبر ۸۳۴	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
مستدرک حاکم	جلد اول صفحہ ۷۳۲ حدیث نمبر ۲۰۰۹	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
مشکوٰۃ شریف	جلد اول صفحہ ۴۳۲ حدیث نمبر ۲۳۱۱	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	جلد ۵ صفحہ ۲۲۱ حدیث نمبر ۲۳۱۱	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

چنوں پر پڑھنے کی اصل

سوال چنوں پر اس طرح شمار کے لیے پڑھنے کا کہیں کوئی ثبوت ہے؟

جواب بالکل شمار کا ثبوت ہے دیکھئے پیچھے حدیث گزر گئی ہے

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص والی۔ کہ وہ اپنے والد کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس گئے اُس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں جن پر وہ گن کر کچھ پڑھ رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جو تیرے لیے اس سے زیادہ آسان اور زیادہ ثواب کی حامل ہے۔تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو منع نہیں فرمایا یا اس کے فعل کو غلط نہیں فرمایا بلکہ اس کو برقرار رکھا اور ثابت کیا کہ یہ بھی ٹھیک ہے مگر میں تجھے اس سے بھی بہتر چیز بتا دیتا ہوں۔ پتہ چلا کہ شمار کے لیے پڑھنا ثابت ہے۔ جیسا کہ بحوالہ پیچھے گزر گیا ہے۔ جبکہ چنوں پر پڑھنے اور ایصالِ ثواب کرنے پر ضرب الامثال موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں

چنوں پر پڑھنا اور ایصالِ ثواب کرنا اس پر ضرب الامثال

ضرب المثل (۱) (ہم خرما و ہم ثواب)

فیروز اللغات اُردو جامع صفحہ ۱۲۵۲؛ علمی اردو لغت جامع صفحہ ۱۵۹۲

ضرب المثل (۲) (آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام)

فیروز اللغات اُردو جامع صفحہ ۳۰؛ علمی اردو لغت جامع صفحہ ۲۷

رہا فاتحہ دلانے کا ثبوت یہ تو شروع سے ہی چل رہا ہے جیسا کہ مثال مشہور ہے

ضرب المثل (۴) (حلوائی کی دوکان اور دادا جی کی فاتحہ)

فیروز اللغات اردو جامع صفحہ ۵۲۶ علمی اردو لغت جامع صفحہ ۶۵۴

اس سے معلوم ہوا کہ فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب تو شروع سے ہی مسلمانوں میں رائج ہے اسی لیے تو یہ ضرب الامثال بنی ہوئی ہیں۔ اگر ایصالِ ثواب کا یہ طریقہ نہ ہوتا جو دلائلِ قرآن وحدیث اور فقہ حنفیہ کے مطابق ہم پیچھے مدلل بیان کر آئے ہیں یہ مثالیں نہ ہوتیں جو اکابر نے اپنی کتابوں میں درج فرمائی ہیں۔

اور تیجہ کا ثبوت بھی دیکھئے مشہور ضرب المثل ہے

ضرب المثل (۵) (میوٴ مرا جب جانیو جب تیجہ ہو جائے)

علمی اردو لغت جامع صفحہ ۱۴۷۳

اس سے معلوم ہوا کہ ابتداءِ اسلام کے زمانے میں بھی ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ ہوتا تھا تب ہی تو یہ مثال بنی ہے کہ (میوٴ مرا جب جانیو جب تیجہ ہو جائے) یہ آج کی رسم نہیں ہے۔

جبکہ چنے حضور ﷺ کو پسند بھی تھے۔ دیکھئے در الثمین صفحہ ۱۶۲

"اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ طَعَامًا صِلَّةً بِالنَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ سَنَّةً مِنَ السِّنِیْنَ شَیْءٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمِّصًا فَقَسَمْتُهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَاَیْتُهٗ ﷺ وَ بَیْنَ یَدَیْهِ هٰذِهِ الْحِمِّصُ مُتَبَهِّجًا بَشَّاشًا"

ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ ماجد شاہ عبدالرحیم کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کھانا پکانے کے لیے حضور کے ایصالِ ثواب کے

لیے بھنے چنوں کے سوا کچھ چیز نہ ملی تو میں نے اُن پر ایصالِ ثواب کیا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا تو آپ کے سامنے میرے بھنے ہوئے چنے رکھے تھے ۔آپ انھیں دیکھ کر بہت خوش ہو رہے ہیں۔

الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	صفحہ ۱۶۲	مطبع مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی

سابقہ حدیثوں سے شمار کا ثبوت واضح ہوا کہ جس کا اصل حدیث میں موجود ہے۔اور ان کنکریوں اور گٹھلیوں میں لاکھوں کی تعداد میں شمار کرنے کے لیے جمع کرنے میں دقت یعنی مشقت تھی اور چنوں میں کوئی مشقت بھی نہیں کیونکہ ساڑھے بارہ سیر چنے شمار کیے جائیں تو اس کا حساب سوا لاکھ لگایا گیا ہے۔تو یہ آسانی سے میسر بھی ہیں اور طعام بھی ہیں۔ اس لیے ہم چنوں پر پڑھتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ بھی ہیں جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

چنوں میں مکھانے اور کشمش ملانے کی وجہ؟

سوال چنوں میں مکھانے اور کشمش کیوں ملاتے ہو؟

جواب اس لیے ملاتے ہیں تا کہ چنوں میں مٹھاس پیدا ہو جائے اور چنے کھانے میں مزید لذیذ ہو جائیں۔

دیکھئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ

”كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ “

ترجمہ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

بخاری شریف	جلد ۳ صفحہ ۵۰۰ حدیث نمبر ۵۵۹۹	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
ابوداؤد شریف	جلد ۲ صفحہ ۵۴۲ حدیث نمبر ۳۷۱۵	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

کنز العمال	جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ حدیث نمبر ۱۸۲۰۱	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
ترمذی شریف	صفحہ ۴۳۱ حدیث نمبر ۱۸۳۱	مطبع دار السلام الریاض
فتح الباری	جلد ۱۰ صفحہ ۷۹ حدیث نمبر ۵۵۹۹	مطبع دار السلام الریاض

ختم میں گوشت رکھنے کی وجہ

سوال ختم کے موقع پر کھانوں میں گوشت کیوں رکھتے ہو؟

جواب گوشت اس لیے رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے گوشت کے بارے میں فرمایا ہے کہ

"سَیِّدُ طَعَامِ الدُّنیا وَ الْاٰخِرَۃِ اللَّحْمُ"

ترجمہ دنیا و آخرت کے کھانوں (سالنوں) کا سردار گوشت ہے۔

کنز العمال	جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۳ حدیث نمبر ۴۰۹۹۴	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

ختم میں حلوہ رکھنے کی وجہ

سوال ختم کے موقع پر کھانوں میں خصوصاً حلوہ کیوں رکھا جاتا ہے؟

جواب ہمارے نبی پاک ﷺ کو میٹھی چیز خصوصاً حلوہ پسند ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَ الْعَسَلَ"

ترجمہ نبی کریم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

بخاری شریف	جلد ۳ صفحہ ۵۰۰ حدیث نمبر ۵۵۹۹	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

ختم میں پھل رکھنے کی وجہ

سوال ختم کے کھانوں میں مختلف پھل کیوں رکھتے ہو؟

جواب اس لیے کہ مختلف پھل نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پسند تھے۔ دیکھئے حدیث میں ہے

"كَانَ اِذَا اُتِیَ بِبَاكُوْرَةِ الثَّمْرَةِ وَضَعَهَا عَلٰی عَیْنِهٖ ثُمَّ شَفَتَیْهِ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ"

ترجمہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس موسم کا پہلا پھل آتا تو آپ اسے اپنی آنکھوں پر لگاتے پھر ہونٹوں سے لگاتے اس کے بعد عرض کرتے اے اللہ! جیسے تو نے اس پھل کا اول ہمیں دکھایا ایسے ہی اس کا آخر بھی ہمیں دِکھا۔

کنز العمال	جلد ۷ صفحہ ۴۲ حدیث نمبر ۱۸۲۱۵	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

خوشبو، لوبان، اگربتی وغیرہ رکھنے کی وجہ

سوال ختم کے موقع پر یہ خوشبو، لوبان، اگربتی وغیرہ رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب اس لیے کہ یہ خوشبو کی چیزیں ہیں اور خوشبو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پسندیدہ چیز ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ارشادِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ:

"حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا النِّسَآءُ وَالطِّیْبُ"

ترجمہ دنیا کی چیزوں میں سے میرے لیے خوشبو اور عورت محبوب کر دی گئی ہے۔

نسائی شریف	جلد ۲ صفحہ ۹۳	مطبع نور محمد کراچی

کھانے کے ساتھ پانی رکھنے کی وجہ؟

سوال ختم کے موقع پر کھانوں کے ساتھ پانی کیوں رکھا جاتا ہے؟

جواب اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ

"عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ الْمَآءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَ قَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ"

ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میری ماں مرگئی اب کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا پانی۔ انھوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا اس کا ثواب سعد کی ماں کو پہنچے۔

ابوداؤد	جلد اول صفحہ ۴۹۳ حدیث نمبر ۱۶۸۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
ابن ماجہ	جلد۴ صفحہ ۲۲۵ حدیث نمبر ۳۶۸۴	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
نسائی شریف	صفحہ ۶۲۵ حدیث نمبر ۳۶۶۶	مطبع داراحیاء التراث العربی بیروت

ثابت ہوا کہ پانی صدقہ وخیرات میں افضل صدقہ ہے اس لیے پانی بھی رکھا جاتا ہے۔

کھانے کے ساتھ دودھ رکھنے کی وجہ؟

سوال ختم میں کھانے کے ساتھ دودھ رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب ہم دودھ اس لیے رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کو پینے والی چیزوں میں دودھ بہت محبوب تھا جیسا کہ کنزالعمال جلد ۷ صفحہ ۴۲ حدیث نمبر ۱۸۲۱۹ مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت میں ہے۔

"کَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلَیْهِ اللَّبَنُ"

ترجمہ تمام پینے کی چیزوں میں حضور ﷺ کے نزدیک محبوب ترین شے دودھ تھا۔ اس لیے ہم دودھ رکھتے ہیں۔

کنزالعمال	جلد ۷ صفحہ ۴۲ حدیث نمبر ۱۸۲۱۹	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

کھانا پُرتکلف پکانے کی وجہ؟

سوال ختم کا کھانا پُرتکلف پکانے کی وجہ کیا ہے؟

جواب اس لیے پُرتکلف کھانے پکاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

"لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ" (سورۂ آل عمران آیت نمبر ۹۲)

ترجمہ تم ہرگز نہ پاسکو گے نیکی یہاں تک کہ خرچ کرو اُس چیز سے جسے تم پسند کرتے ہو۔ (البیان) نیز حدیث پاک میں آتا ہے کہ

"لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیۡہِ مَا یُحِبُّ لِنَفۡسِہٖ"

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی بھی مؤمن (کامل) نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔

جیسا کہ تفسیر مدارک میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہے کہ

"اَنَّہٗ کَانَ یَشۡتَرِیۡ اَعۡدَالَ السُّکَّرِ وَ یَتَّصَدَّقُ بِھَا فَقِیۡلَ لَہٗ لِمَا لَا تَتَصَدَّقُ بِثَمَنِھَا قَالَ لِاَنَّ السُّکَّرَ اَحَبُّ اِلَیَّ فَاَرَدۡتُّ اَنۡ اَنۡفِقَ مِمَّا اُحِبُّ"

ترجمہ آپ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ فرمایا کرتے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ فرمایا کہ شکر مجھے پسند ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہی چیز خرچ کروں جو مجھے پسند ہے۔

ثابت ہوا کہ شے مرغوب و محبوب کا خرچ کرنا اس آیت و حدیث کی تعمیل ہے۔

بخاری شریف	جلد اول صفحہ ۶	مطبع اصح المطابع کراچی
مسلم شریف	جلد اول صفحہ ۵۰	مطبع اصح المطابع کراچی
مدارک برحاشیہ خازن	جلد اول صفحہ ۲۵۵	مطبع دار المعرفت بیروت
تفسیر الجامع لاحکام القرآن	جلد ۴ صفحہ ۹۱	مطبع دار احیاء التراث العربی بیروت

مخصوص سورتیں پڑھنے کا ثبوت اور وجہ؟

سوال ختم میں مخصوص سورتیں کیوں پڑھتے ہو؟ اس کا ثبوت کیا ہے؟

جواب ملاحظہ ہو فتاویٰ شامی جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ میں ہے

”وَفِيْ شَرْحِ اللُّبَابِ وَيَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَأَوَّلِ الْبَقَرَةِ إِلَى الْمُفْلِحُوْنَ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ (البقرہ:۲۲۵) وَآمَنَ الرَّسُوْلُ (البقرہ:۲۸۵) وَسُوْرَةِ يٰسٓ وَتَبَارَكَ الْمُلْكُ وَسُوْرَةِ التَّكَاثُرِ وَالْإِخْلَاصِ اثْنَيْ عَشَرَ مَرَّةً أَوْ عَشَرًا أَوْ سَبْعًا أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَاهُ إِلٰى فُلَانٍ أَوْ إِلَيْهِمْ“

ترجمہ شرح اللباب میں ہے: وہ قرآن پاک میں سے قراءت کرے جو اس کے لیے آسان ہو جیسے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ آغاز سے لے کر مفلحون تک، آیت الکرسی، آمن الرسول، سورۂ یٰس، سورۂ تبارک (ملک) سورۂ تکاثر اور سورۂ اخلاص بارہ دفعہ یا دس دفعہ یا سات دفعہ یا تین دفعہ۔ پھر وہ کہے: اے اللہ! جو ہم نے پڑھا ہے اس کا ثواب فلاں خاص فرد یا ان لوگوں کو پہنچا۔

فتاویٰ شامی	جلد ۳ صفحہ ۱۵۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
عمدۃ القاری	جلد ۸ صفحہ ۳۲۰ حدیث نمبر ۱۳۸۸	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
فتح القدیر شرح	ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

”عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَ نَحُجُّ عَنْهُمْ وَ نَدْعُوْلَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذٰلِكَ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ لَيَصِلُ اِلَيْهِمْ وَ اِنَّهُمْ

لَیَفْرَحُوْنَ بِہٖ کَمَا یَفْرَحُ اَحَدُکُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُھْدِیَ اِلَیْھِمْ"

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم خیرات کرتے ہیں اپنے مُردوں کی طرف سے اور حج کرتے ہیں ان کی طرف سے اور دُعاء کرتے ہیں ان کے واسطے کیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہ ان کو پہنچتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں اس سے جیسے کہ تم میں سے ایک خوش ہوتا ہے اس طبق سے جب کوئی اس کو تحفہ بھیجے۔

بنایہ شرح ہدایہ	جلد ۴ صفحہ ۴۶۶	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
عمدۃ القاری	جلد ۸ صفحہ ۳۲۰	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

"وَأَخْرَجَ أَبُو الْقَاسِمِ سَعْدُ بْنُ عَلِیٍّ الزَّنْجَانِیُّ فِی فَوَائِدِہٖ عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَقُلْ ھُوَ اللہُ أَحَدٌ، وَأَلْھَاکُمُ التَّکَاثُرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّی جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ کَلَامِكَ لِأَھْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، کَانُوْا شُفَعَاءَ لَہٗ إِلَی اللہِ تَعَالٰی"

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان میں جائے پھر وہاں سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھے پھر کہے: (یا اللہ) میں نے جو کچھ تیرے کلام سے پڑھا اس کا ثواب میں نے اس قبرستان کے مومنین اور مومنات کو بخشا تو وہ اُس کے لیے اللہ تعالیٰ سے سفارش کرنے والے ہوں گے۔

مرقاۃ المفاتیح	جلد ۴ صفحہ ۱۷۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

مزید حوالہ جات کیلئے ہمارا فتاویٰ محمد عبدالغفور الوری جلد اول صفحہ ۲۷۱۔ ملاحظہ کیجیے

کلمہ طیبہ کی فضیلت

سوال تیجہ وغیرہ میں جو کلمہ طیبہ ستر ہزار یا لاکھ یا سوا لاکھ پڑھا جاتا ہے، اس کی فضیلت کیا ہے؟

جواب کلمہ طیبہ کی فضیلت اول تو حدیث کے مطابق یہ ہے کہ کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

"مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

ترجمہ جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

مقاصد حسنہ	صفحہ ۴۴۶	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

اور یہ کہ کلمہ طیبہ جنت کی قیمت ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

"ثَمَنُ الْجَنَّةِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

ترجمہ جنت کی قیمت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

جامع صغیر	صفحہ ۱۴۲	مطبع المکتبۃ الاسلامیہ سمندری لائلپور
الجامع الصغیر وزیادہ	صفحہ ۳۸۷	مطبع المکتب الاسلامی بیروت

اس بارے میں ایک قصہ منقول ہے جس کو مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس مطبوعہ بریلی کے صفحہ نمبر ۴۰ میں لکھا ہے کہ حضرت جنید کے کسی مُرید کا رنگ یکا یک متغیر ہو گیا آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ میں اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر (۷۵) ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں

اس مُرید کی ماں کو بخش دیا اور اُس کو اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا تو اُس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں تو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اُس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اُس کے مکاشفہ سے ہوئی۔۔۔انتہاء۔

ان روایات واحادیث اور سلف صالحین کے دستور العمل سے وجہ تخصیص کلمہ طیبہ کی عمدہ طرح ظاہر ہوگئی۔

انوارِ ساطعہ	صفحہ ۹۰	مطبع مجتبائی دہلی

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو حضرت شیخ محی الدین ابن عربی سے منسوب کر کے بیان فرماتے ہیں۔ دیکھیے

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ حدیث نمبر ۱۱۴۲	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
مظاہر حق شرح مشکوٰۃ	جلد اول صفحہ ۳۶۸	مطبع منشی نولکشور لکھنؤ
مرأت المناجیح شرح مشکوٰۃ	جلد ۲ صفحہ ۲۱۱	مطبع نعیمی کتب خانہ گجرات
مرقاۃ المفاتیح (اُردو)	جلد ۳ صفحہ ۲۶۹	مطبع مکتبہ رحمانیہ لاہور

سورۂ اخلاص کے فضائل

سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ

"قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ "تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ"

ترجمہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھے؟ صحابہ نے کہا کہ ہم کیسے تہائی قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ "تہائی قرآن کے برابر ہے۔

صحیح مسلم	جلد اول صفحہ ۵۵۶ حدیث نمبر ۸۱۱	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

سورۂ اخلاص کا محب اللہ کا محبوب

جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

" عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ، فَيَخْتِمُ "بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوا ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟ فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ"

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر میں بھیجا اور وہ اپنے اصحاب میں نماز پڑھاتے تھے وہ سورت ملانے کے بعد آخر میں سورۂ "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" پڑھتے تھے۔ جب لشکر کے لوگ واپس آئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اُن سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اُن لوگوں نے پوچھا تو اُس نے کہا یہ رحمٰن کی صفت ہے اس لیے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ آپ

ﷺ نے فرمایا اُن سے کہو کہ اللہ بھی اُن سے محبت کرتا ہے۔

صحیح بخاری	جلد ۴ صفحہ ۴۳۸ حدیث نمبر ۷۳۷۵	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
صحیح مسلم	جلداول صفحہ ۴۵۰ حدیث نمبر ۸۱۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
سنن نسائی	صفحہ ۱۷۲ حدیث نمبر ۹۹۲	مطبع داراحیاء التراث العربی بیروت

سورۂ اخلاص سے محبت نے جنت دلا دی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے ایک شخص (حضرت کلثوم بن ہدم) مسجد قباء میں امامت کرتے تھے وہ جب بھی نماز میں کوئی سورت ملاتے تو قل ھواللہ احد سے ابتداء کرتے پھر اس کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھتے اور وہ ہر رکعت میں اسی طرح کرتے تھے اُن کے اصحاب نے کہا آپ پہلے یہ سورت پڑھتے ہیں اور اس کو کافی نہیں سمجھتے، کوئی اور سورۃ ملاتے ہیں۔ آپ یا تو اسی سورت کو پڑھیں یا اس کو چھوڑ کر کوئی اور سورت پڑھیں۔ انھوں نے کہا میں اس سورت کو چھوڑنے والا نہیں ہوں تم کو پسند ہو تو میں تم کو امامت کراؤں اور پسند نہ ہو تو امامت نہ کراؤں اور لوگ اُن کو اپنے سے افضل سمجھتے تھے اور کسی اور کو امام بنانا ناپسند کرتے تھے۔ جب نبی ﷺ وہاں آئے تو انھوں نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا آپ نے ان صاحب سے فرمایا تم اپنے اصحاب کی بات کیوں نہیں مانتے اور ہر رکعت میں اس سورت کو لازماً پڑھنے کا کیا سبب ہے؟ انھوں نے کہا میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا " حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ " اس سورت کی محبت نے تجھ کو جنت میں داخل کر دیا۔

صحیح بخاری	جلداول صفحہ ۱۸۵ حدیث نمبر ۷۷۴	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

سنن ترمذی	صفحہ ۶۵۲ حدیث نمبر ۲۹۰۱	مطبع دار السلام الریاض
صحیح ابن حبان	جلد ۲ صفحہ ۸۲ تا ۸۳ حدیث نمبر ۷۸۹	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

سورۂ اخلاص پڑھنے سے جنت واجب ہوگئی

" عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى آلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَأَلْتُهُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الْجَنَّةُ"

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آیا آپ نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت۔

نسائی شریف	صفحہ ۱۷۲ حدیث نمبر ۹۹۳	مطبع داراحیاء التراث العربی بیروت

گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھنے والے کو
قبرستان کے مردوں کی تعداد کے برابر اجر

"اَخْرَجَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ فِيْ فَضَائِلِ (قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ) سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ عَنْ عَلِيٍّ مَّرْفُوْعًا :مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ) اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهُ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ"

ترجمہ ابومحمد سمرقندی نے سورۂ اخلاص کے فضائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو آدمی قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اُس کا ثواب مُردوں کو بخشے تو اُسے مُردوں کی تعداد کے برابر اجر ملے گا۔

شرح الصدور	صفحہ ۴۰۳	مطبع دارابن کثیر دمشق بیروت

سال بھر سورۂ اخلاص کا ثواب تقسیم

"اَخْرَجَ الْقَاضِیُّ اَبُوْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الْبَاقِیْ الْاَنْصَارِیُّ فِیْ مَشْیَخَتِهٖ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ قَالَ حَمَّادُ الْمَکِّیُّ خَرَجْتُ لَیْلَةً اِلٰی مَقَابِرِ مَکَّةَ فَوَضَعْتُ رَأْسِیْ عَلٰی قَبْرٍ فَنِمْتُ فَرَأَیْتُ اَهْلَ الْمَقَابِرِ حَلْقَةً حَلْقَةً فَقُلْتُ قَامَتِ الْقِیَامَةُ؟ قَالُوْا لَا وَ لٰکِنْ رَجُلٌ مِنْ اِخْوَانِنَا قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ) وَ جَعَلَ ثَوَابَهَا لَنَا فَنَحْنُ نَقْتَسِمُهٗ مُنْذُ سَنَةٍ"

ترجمہ قاضی ابوبکر بن عبدالباقی انصاری نے سلمہ بن عبید سے روایت کیا فرماتے ہیں حماد مکی نے فرمایا کہ ایک رات میں مکۃ المکرمہ کے قبرستان میں گیا۔ اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا تو میں نے دیکھا کہ اہلِ قبور حلقہ در حلقہ کھڑے ہوئے ہیں تو میں نے اُن سے پوچھا کیا قیامت قائم ہوگئی ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں لیکن ہمارے ایک مسلمان بھائی نے سورۂ اخلاص پڑھ کر اُس کا ثواب ہمیں بخشا اور ہم سال بھر سے اُس کا ثواب تقسیم کر رہے ہیں۔

شرح الصدور	صفحہ ۴۰۴	مطبع دارابن کثیر دمشق بیروت

سورۂ اخلاص سے اہلِ قبور کی بخشش

"وَ اَخْرَجَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ رُؤِیَ اَبُوْ نَوَاسٍ فِی الْمَنَامِ وَ هُوَ فِیْ نِعْمَةٍ كَبِيْرَةٍ فَقِيْلَ لَهٗ مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟" "قَالَ غَفَرَ لِیْ وَ اَعْطَانِیْ هٰذِهِ النِّعْمَةَ قِيْلَ بِمَاذَا وَ قَدْ كُنْتَ مُخَلِّطًا؟ قَالَ جَآءَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ اِلَى الْمَقَابِرِ فِیْ لَيْلَةٍ مِّنَ اللَّيَالِیْ، فَبَسَطَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَرَأَ فِيْهِمَا اَلْفَیْ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ فَغَفَرَ اللهُ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ عَنْ آخِرِهِمْ فَدَخَلْتُ اَنَا فِیْ جُمْلَتِهِمْ"

ترجمہ عبداللہ بن صالح سے مروی ہے فرماتے ہیں ابونواس شاعر کو کسی آدمی نے خواب میں دیکھا کہ خوب نعمتوں میں ہے تو اُس نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو اُس نے جواب دیا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے اور یہ نعمتیں عطاء فرمائی ہیں۔ اُس آدمی نے پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہے؟ حالانکہ تُو تو گڑ بڑ کرتا تھا تو اُس نے جواب دیا کہ ایک رات ایک صالح آدمی قبرستان میں آیا اور چادر بچھا کر دو رکعت نماز ادا کی اور اُس میں دو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے تمام قبرستان والوں کو بخش دیا اور میں بھی اُن میں شامل تھا۔

شرح الصدور	صفحہ ۳۷۷	مطبع دار ابن کثیر دمشق بیروت

معوذتین (سورۃ الفلق والناس) کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات مجھ پر ایسی سورتیں نازل ہوئی ہیں کہ اُن کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ"۔

صحیح مسلم	جلد اول صفحہ ۴۵۰ حدیث نمبر ۸۱۴	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
سنن ترمذی	صفحہ ۶۵۲ حدیث نمبر ۲۹۰۲	مطبع دار السلام الریاض
السنن الکبریٰ للنسائی	جلد ۵ صفحہ ۱۷ احدیث نمبر ۸۰۳۰	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

حضرت حابس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حابس کیا تمھیں اُن کلمات کی خبر نہ دوں جو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ "اور"قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ "۔یہی معوذتین ہیں

سنن نسائی	صفحہ ۱۶۶ حدیث نمبر ۹۵۳	مطبع دار احیاء التراث العربی بیروت

سورۂ فاتحہ کے فضائل

سورۂ فاتحہ کی مثل سورت نہ تورات، نہ انجیل، نہ زبور اور نہ قرآن میں نازل ہوئی

دیکھئے حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

" اَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَّمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، "

ترجمہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ میں تم کو ایسی سورت کی تعلیم دوں جس کی مثل تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ فرقان میں۔ میں نے کہا

جی ! یا رسول اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نماز میں کس طرح پڑھتے ہو؟ تو انھوں نے اُم القرآن (سورۂ فاتحہ) پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی مثل تورات میں نازل ہوئی ہے نہ انجیل میں، نہ زبور میں نہ فرقان میں۔

جامع ترمذی	صفحہ ٦٤٦ حدیث نمبر ٢٨٧٥	مطبع دار السلام الریاض
سنن دارمی	جلد ٢ صفحہ ٣٣٠ حدیث نمبر ٣٣٧٣	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

سورۂ فاتحہ کے نزول پر شیطان کا رونا

”وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اِبْلِیْس رَنَّ حِیْنَ اُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْکِتَابِ ۔۔۔ الحدیث“

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن فاتحۃ الکتاب (سورۂ فاتحہ) نازل ہوئی، اس دن ابلیس بہت رویا۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم الاوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

معجم الاوسط	جلد ٣ صفحہ ٣٤٢ حدیث نمبر ٤٧٨٨	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
مجمع الزوائد	جلد ٧ صفحہ ١١ حدیث نمبر ١٠٨١٣	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

سورۂ فاتحہ میزان کے ایک پلڑے میں اور قرآن دوسرے میں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ

”فَاتِحَةُ الْقُرْاٰنِ لَتَجْزِیُٔ مَا لَا یَجْزِیُٔ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَلَوْ اَنَّ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ جُعِلَتْ فِیْ کَفَّةِ الْمِیْزَانِ وَ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِی الْکَفَّةِ الْاُخْرٰی فُضِّلَتْ فَاتِحَةُ الْکِتَابِ عَلَی الْقُرْاٰنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ“

ترجمہ امام ابو نعیم اور دیلمی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورۂ فاتحہ اس چیز کا بدلہ ہوسکتا ہے جس کا قرآن میں کوئی چیز بدلہ نہیں ہوسکتی۔ اگر فاتحۃ الکتاب کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور قرآن کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو سورۂ فاتحہ قرآن سے سات گنا زیادہ ہوگی۔

تفسیر عزیزی اصل فارسی جلد اول صفحہ ۷۷ مطبع حیدری بمبئی میں ہے:

و اگر فاتحة الکتاب را در یک پَلّۂِ ترازو نهند و تمام قرآن در پَلّۂِ دیگر البته فاتحة الکتاب هفت چند قرآن آید

ترجمہ یعنی اگر سورۂ فاتحہ کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھیں اور تمام قرآن کو دوسرے پلڑے میں تو بلاشبہ فاتحۃ الکتاب قرآن سے سات گنا زیادہ ہوگا۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

مسند الفردوس	جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ حدیث نمبر ۴۳۸۶	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر در منثور	جلد اول صفحہ ۲۴	مطبع درا الکتب العلمیہ بیروت
کنز العمال	جلد اول صفحہ ۲۷۸ حدیث نمبر ۲۴۹۵	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر فتح القدیر	جلد اول صفحہ ۱۸	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
فیض القدیر حدیث نمبر ۵۸۳۱ بحوالہ دیلمی جلد اول صفحہ ۱۴۴		مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
جمع الجوامع	جلد ۵ صفحہ ۲۲۷ حدیث نمبر ۱۴۷۱۶	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر عزیزی اصل فارسی	جلد اول صفحہ ۷۷	مطبع حیدری بمبئی

سورۂ بقرہ کے فضائل

"وَ اَخْرَجَ الدَّارِمِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَ ابْنُ الضَّرِیْسِ وَالطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ الْبَقَرَۃُ وَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ اِذَا سَمِعَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ نَفَرَ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْہِ وَلَہٗ ضَرِیْطٌ۔

ترجمہ امام دارمی، امام طبرانی، امام حاکم نے تصحیح سند کے ساتھ اور امام بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے۔ جب کسی گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

"وَأَخْرَجَ وَکِیْعٌ وَالْحَارِثُ بْنُ أَبِیْ أُسَامَۃَ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَّابْنُ الضَّرِیْسِ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْقُرْآنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَأَعْظَمُ آیَۃٍ فِیْہِ آیَۃُ الْکُرْسِیِّ وَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَفِرُّ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ"

ترجمہ امام وکیع، امام حارث بن ابی اسامہ، امام محمد بن نصر اور امام ابن الضریس نے سند صحیح کے ساتھ حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن میں افضل سورۃ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت سب سے عظیم ہے وہ آیت الکرسی ہے اور جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے تو شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

درمنثور	جلد اول صفحہ ۴۹	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

سنن دارمی	جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ حدیث نمبر ۳۳۷۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
شعب الایمان بیہقی	جلد ۲ صفحہ ۴۸۸ حدیث نمبر ۲۴۸۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
حاکم مستدرک	جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ حدیث نمبر ۳۰۲۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

حضرت عمر فاروق کی سورۂ بقرہ ختم کرنے پر خوشی

شعب الایمان جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سورۂ بقرہ بارہ سال میں ختم کی تو آپ نے اس کی خوشی میں اُونٹ ذبح فرمایا اور پکوا کر اصحابِ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلایا۔

شعب الایمان	جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ حدیث نمبر ۱۹۵۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

کھانا کھلانے پکانے کا مرحوم کو کیا فائدہ

سوال کھانا تو امیر و غریب سب کھا جاتے ہیں تو مرحوم کو کیا پہنچا؟

جواب مرحوم کو کھانے کا ثواب پہنچا۔

دیکھئے شارح بخاری امام بدرالدین عینی لکھتے ہیں کہ یصاد بن غالب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے بی بی رابعہ بصری عابدہ زاہدہ کو خواب میں دیکھا اور میں ان کے لیے بہت دعائیں کرتا تھا تو حضرت بی بی صاحبہ نے مجھ سے فرمایا

"هَدِيَّتُكَ تَأْتِيْنَا فِيْ اَطْبَاقٍ مِّنْ نُوْرٍ عَلَيْهَا مَنَادِيْلُ الْحَرِيْرِ وَ هٰكَذَا يَاتِيْنَا دُعَاءُ الْاَحْيَاءِ اِذَا دَعَوْا لِاِخْوَانِهِمُ الْمَوْتٰى فَاسْتُجِيْبَ لَهُمْ وَ يُقَالُ هٰذِهٖ هَدِيَّةُ فَلَانٍ اِلَيْكَ مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْتَمِعُوْنَ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ وَّ زَمَانٍ وَّ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ وَ يَهْدُوْنَ ثَوَابَهٗ لِمَوْتَاهُمْ وَ عَلٰى هٰذَا اَهْلُ الصَّلَاحِ وَ الدِّيَانَةِ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ مِّنَ الْمَالِكِيَّةِ وَ الشَّافِعِيَّةِ وَ غَيْرِهِمْ وَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ

مُنۡکِرٌ فَکَانَ اِجۡمَاعًا"

البنایہ فی شرح ہدایہ	جلد ۴ صفحہ ۴۶۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

تمہاری دعاؤں کا ہدیہ ہمارے پاس نور کے تھالوں میں آتا ہے اس پر ریشمی رومال ہوتے ہیں اور زندوں کی دعائیں جو وہ اپنے وفات یافتہ بھائیوں کے لیے کرتے ہیں اور وہ قبول ہو جائیں ہمارے پاس اسی طرح آتی ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تیری طرف فلاں کا ہدیہ ہے اور ان اُمور میں سے جو اس پر دلالت کرتے ہیں یہ ہے کہ بلا شبہ مسلمان ہر عصر ہر زمانہ میں جمع ہوتے ہیں اور اکٹھے ہو کر قرآن پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب اپنے وفات پانے والوں کو ہدیہ کرتے ہیں اور مالکیہ اور شافعیہ وغیرہم ہر مذہب کے نیک و دین دار اسی مسلک پر چلے آ رہے ہیں اور کسی زمانہ میں کوئی نیک اور دین دار اس سے انکاری نہیں ہوا تو اس پر اہل سنت و جماعت کا اجماع ہوا۔

اہلِ میت کو ایصالِ ثواب کی نیت سے کھانا پکانا جائز ہے

خزانۃ الروایات میں ہے کہ

"وَیُکۡرَہُ اتِّخَاذُ الضِّیَافَةِ فِیۡ یَوۡمِ الۡمُصِیۡبَةِ وَاِنِ اتَّخَذَ طَعَامًا لِّلۡفُقَرَآءِ کَانَ حَسَنًا اِذَا کَانَتِ الۡوَرَثَةُ کَبِیۡرًا فَاِنۡ کَانَ فِی الۡوَرَثَةِ صَغِیۡرًا لَمۡ یَتَّخِذُوۡا ذٰلِكَ مِنَ التَّرۡکَةِ"

ترجمہ اور اہل میت کو مصیبت کے روز کھانا پکانا مکروہ ہے اور اگر وہ فقراء کے لیے کھانا بنائیں تو اچھی بات ہے جبکہ وارث بڑے ہوں اور اگر وارثوں میں کوئی چھوٹا ہو تو ترکہ سے کھانا نہ پکائیں۔

خزانۃ الروایات	جلد اول صفحہ ۲۴۶	مطبع گجرات انڈیا

اِس سے ثابت ہوا کہ اہلِ میت کو مطلقاً کھانا پکانا ممنوع نہیں بلکہ دعوت کرنا منع ہے

یعنی وہ دعوت جو شہرت اور ریا کی غرض سے کی جاتی ہے منع ہے۔ چنانچہ خزانۃ الروایات جو احناف کی معتبر کتاب ہے اور سینکڑوں سالوں سے اکابر علماء سَنَد کے طور پر اس سے حوالے نقل کرتے چلے آرہے ہیں اس میں ہے کہ

"لَمَّا اُصِیْبَ حَمْزَۃُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ لِاَھْلِہٖ اصْنَعُوْا طَعَامًا فَاِنَّھُمْ فِی شُغُلٍ قِیْلَ اَلَسْتَ نَھَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللہِ عَنْ ذٰلِکَ قَالَ اِنَّمَا نَھَیْتُکُمْ عَنِ الرِّیَآءِ وَالسُّمْعَۃِ وَیُسْتَحَبُّ اَنْ یُّتَصَدَّقَ عَنِ الْمَیِّتِ بَعْدَہٗ اِلٰی سَبْعَۃِ اَیَّامٍ"

ترجمہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ حمزہ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ وہ لوگ مصروف ہیں تو آپ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ نے اہل میت کو کھانا پکانے سے منع نہیں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے ریا اور شہرت کے طور پر کھانا پکانے سے منع کیا اور مستحب ہے کہ مرنے والوں کے بعد سات دن تک صدقہ دیا جائے۔

خزانۃ الروایات	جلد اول صفحہ ۲۴۵	مطبع گجرات انڈیا

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے اور چچا باپ کی جگہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے "عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہٖ" کہ انسان کا چچا اس کے باپ کی طرح ہے تو خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل میت (میت والے) ہوئے پھر اپنے گھر والوں کو کھانا پکانا ہوا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے اہل میت کو کھانا پکانے سے منع نہیں فرمایا؟ اس کے جواب میں فرمایا کہ ہاں اس سے میری غرض یہ تھی کہ شہرت اور ریا کے لیے نہ پکایا جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اہل میت کو مطلقًا کھانا پکانا اور اُن کے ہاں کھانا کھانا منع نہیں ہے۔

ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال کو کھلانا بھی صدقہ ہے

جیسا کہ بخاری شریف جلد ۳ صفحہ ۴۳۸ مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت میں ہے

”عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ ؟ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ :إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهِ وَهُوَيَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً“

ترجمہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان جو کچھ اپنے بال بچوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ بھی اُس کے لیے صدقہ ہے۔

بخاری شریف	جلد ۳ صفحہ ۴۳۸ حدیث نمبر ۵۳۵۱	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
مسلم شریف	جلد ۲ صفحہ ۸۹ حدیث نمبر ۱۰۰۲	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
نسائی شریف	صفحہ ۴۳۰ حدیث نمبر ۲۵۴۴	مطبع داراحیاء التراث العربی بیروت
دارمی شریف	جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ حدیث نمبر ۲۶۶۴	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت
نعم الباری	جلد ۱۱ صفحہ ۸۸ حدیث نمبر ۵۳۵۱	مطبع ضیاء القرآن لاہور
انوارِ ساطعہ	صفحہ ۸۴ حاشیہ نمبر ۱	مطبع مجتبائی دہلی

اس سلسلے میں فقہاء کا فرمان

فقہاء کا فرمان ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی ہے اور وہ قربانی کرے تو بجائے تقسیم کے وہ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو

”اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الرَّجُلُ ذَا عِيَالٍ وَّ غَيْرِ مُوْسِعِ الْحَالِ فَاِنَّ الْاَفْضَلَ لَهٗ

حِيْنَئِذٍ اَنْ يَّدَعَهٗ لِعِيَالِهٖ وَيُوْسَعَ عَلَيْهِمْ بِهٖ“

ترجمہ کہ جب کوئی غریب آدمی قربانی کرے اور وہ اہل وعیال رکھتا ہو اور زیادہ

وسعت اُس کو نہیں تو اُس کے حق میں افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تقسیم نہ کرے بلکہ سب اپنے اہل وعیال کے لیے رہنے دے اُن کو فراغت سے کھلاوے۔ دیکھئے

فتاویٰ عالمگیر	جلد ۵ صفحہ ۳۷۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
بدائع الصنائع	جلد ۶ صفحہ ۳۳۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

اس سے یہ ثابت ہوا کہ غریب آدمی ثواب کی نیت سے کھانا پکا کر جیسا بھی میسر آئے اپنے ہی بال بچوں کو کھلا دے اور اس کا ثواب اپنے مُردوں کو بخش دے تو ان کو اس کا ثواب ملے گا اور یہ جائز ہے۔ اور کارِ ثواب ہے۔

ہاتھ اُٹھا کر دعاء مانگنے کا ثبوت؟

سوال دُعاء میں ہاتھ کیوں اُٹھائے جاتے ہیں؟

جواب اس کے لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

"وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا"

ترجمہ حضرت سلمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا رب حیاء والا ہے کرم والا ہے اس سے حیاء فرماتا ہے کہ بندہ (دعاء کے لیے) اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے وہ انھیں خالی لوٹا دے۔

مشکوٰۃ شریف	صفحہ ۱۹۵	مطبع مجتبائی دہلی
مشکوٰۃ شریف	جلد اول صفحہ ۴۲۱ حدیث نمبر ۲۲۴۴	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
ابوداؤد شریف	جلد اول صفحہ ۴۳۸ حدیث نمبر ۱۴۸۸	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
معجم کبیر	جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ حدیث نمبر ۶۱۴۸	مطبع داراحیاء التراث العربی

آخر میں دعاء اور ایصالِ ثواب کرنے کا ثبوت؟

سوال ختم کے آخر میں دُعاء اور ایصالِ ثواب کرنے کا ثبوت کہاں ہے؟

جواب دُعاء کا حکم تو قرآن پاک میں بھی ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

"اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ" (پارہ: ۲۴، سورۂ مؤمن آیت ۶۰)

ترجمہ مجھ سے دعاء کرو میں ضرور قبول کروں گا۔ (البیان)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ تو خود حکم فرماتا ہے کہ دعاء مانگو تم کہتے ہو یہ دعاء کہاں لکھی ہے؟ ایصالِ ثواب دعاء ہی تو ہے۔

ملاحظہ ہو مزید ثبوت فتاویٰ شامی جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ میں ہے

"وَفِیۡ شَرۡحِ اللُّبَابِ وَیَقۡرَأُ مِنَ الۡقُرۡآنِ مَاتَیَسَّرَ لَہٗ مِنَ الۡفَاتِحَةِ وَأَوَّلِ الۡبَقَرَةِ إِلَى الۡمُفۡلِحُوۡنَ وَ آیَةِ الۡکُرۡسِیِّ (البقرہ:۲۲۵) وَ آمَنَ الرَّسُوۡلُ (البقرہ:۲۸۵) وَسُوۡرَةِ یٰسٓ وَتَبَارَكَ الۡمُلۡكُ وَسُوۡرَةِ التَّکَاثُرِ وَالۡإِخۡلَاصِ اثۡنَیۡ عَشَرَ مَرَّةً أَوۡ عَشَرًا أَوۡ سَبۡعًا أَوۡ ثَلَاثًا، ثُمَّ یَقُوۡلُ اللّٰھُمَّ أَوۡصِلۡ ثَوَابَ مَا قَرَأۡنَاہُ إِلٰی فُلَانٍ أَوۡ إِلَیۡھِمۡ"

ترجمہ شرح اللباب میں ہے: وہ قرآن پاک میں سے قراءت کرے جو اس کے لیے آسان ہو جیسے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ آغاز سے لے کر مفلحون تک، آیت الکرسی، آمن الرسول، سورۂ یٰس، سورۂ تبارک (ملک) سورۂ تکاثر اور سورۂ اخلاص بارہ دفعہ یا دس دفعہ یا سات دفعہ یا تین دفعہ۔ پھر وہ کہے: اے اللہ! جو ہم نے پڑھا ہے اس کا ثواب فلاں خاص فرد یا ان لوگوں کو پہنچا۔

فتاویٰ شامی	جلد ۳ صفحہ ۱۵۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

عمدۃ القاری	جلد ۸ صفحہ ۳۲۰ حدیث نمبر ۱۳۸۸	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
فتح القدیر شرح ہدایہ	جلد ۳ صفحہ ۱۳۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

”عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَ نَحُجُّ عَنْھُمْ وَ نَدْعُوْلَھُمْ فَھَلْ یَصِلُ ذٰلِكَ لَھُمْ قَالَ نَعَمْ اِنَّہٗ لَیَصِلُ اِلَیْھِمْ وَ اِنَّھُمْ لَیَفْرَحُوْنَ بِہٖ کَمَا یَفْرَحُ اَحَدُکُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُھْدِیَ اِلَیْھِمْ“

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم خیرات کرتے ہیں اپنے مُردوں کی طرف سے اور حج کرتے ہیں ان کی طرف سے اور دُعاء کرتے ہیں ان کے واسطے کیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہ ان کو پہنچتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں اس سے جیسے کہ تم میں سے ایک خوش ہوتا ہے اس طبق سے جب کوئی اس کو تحفہ بھیجے۔

بنایہ شرح ہدایہ	جلد ۴ صفحہ ۴۶۶	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
عمدۃ القاری شرح بخاری	جلد ۸ صفحہ ۳۲۰	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

دوسرا اس لیے دُعاء کی جاتی ہے کہ جب ختم قرآن کے بعد دُعاء کی جائے تو دُعاء مانگنے والے کی دُعاء پر چار ہزار ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

ختم قرآن کے بعد دُعاء پر چار ہزار ملائکہ آمین کہتے ہیں

سنن دارمی جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت میں ہے
حضرت حمید اعرج سے روایت ہے کہ

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ دَعَا اَمَّنَ عَلٰی دُعَائِہٖ اَرْبَعَۃُ اٰلَافِ مَلَكٍ

ترجمہ یعنی جس نے قرآن پڑھا اور ختم قرآن کے بعد دُعاء کی تو اُس کی دُعاء پر چار ہزار ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

سنن دارمی	جلد ۲ صفحہ ۳۴۴	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

اور ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ دُعاء پر آمین کہنے والے کی آمین پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ اور جب فرشتوں کی آمین ان دُعاء مانگنے والوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو اُن کی بخشش ہو جاتی ہے۔

تو گویا نتیجہ یہ نکلا کہ اس فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کے مطابق دُعاء مانگنے والوں کی دُعاء سے مرحومین کی مغفرت اور اُن کے لیے دُعاء کرنے والوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے اور اُن کی دُعاء پر آمین کہنے والوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس لیے آخر میں ہاتھ اُٹھا کر دُعاء کی جاتی ہے اور مرحومین کی مغفرت خدا سے چاہی جاتی ہے۔

"وَأَخْرَجَ أَبُو الْقَاسِمِ سَعْدُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّنْجَانِيُّ فِي فَوَائِدِهٖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَأَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، كَانُوا شُفَعَاءَ لَهٗ إِلَى اللهِ تَعَالٰى"

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان میں جائے پھر وہاں سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھے پھر کہے: (یا اللہ) میں نے جو کچھ تیرے کلام سے پڑھا اس کا ثواب میں نے اس قبرستان کے مومنین اور مومنات کو بخشا تو وہ اُس کے لیے اللہ تعالیٰ سے سفارش کرنے والے ہوں گے۔

مرقاۃ المفاتیح	جلد ۴ صفحہ ۱۷۳	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

مزید حوالہ جات کیلئے ہمارا فتاویٰ

فتاویٰ محمد عبد الغفور الوری جلد اول صفحہ ۲۷۱

ملاحظہ کیجیے

دعاء مانگ کر ہاتھ چہرہ پر پھیرنا؟

سوال دُعاء مانگ کر ہاتھ چہرے پر پھیرنے کا ثبوت کہاں ہے؟

جواب دُعاء مانگ کر چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

ترمذی شریف صفحہ ۷۷۳ حدیث نمبر ۳۳۸۶ میں ہے

”عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيْثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ“

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعاء میں ہاتھ اٹھاتے تو ان کو چہرے پر ملنے سے پہلے نیچے نہیں کرتے تھے۔

ترمذی شریف	صفحہ ۷۷۳ حدیث نمبر ۳۳۸۶	مطبع دار السلام الریاض
کشف الخفاء	جلد ۲ صفحہ ۱۸۵ حدیث نمبر ۲۲۹۵	مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت

حج و صدقہ کا ثواب چند اموات کو بخشا جائے تو تقسیم ہو کر ملے گا یا پورا پورا؟

سوال اپنے نیک عمل کا جو ثواب چند اموات کو بخشا جاتا ہے تو کیا وہ تقسیم ہو کر انھیں ملتا ہے یا پورا پورا؟

جواب اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم اور کرم عمیم سے اُمید ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے گا۔ اگرچہ ایک آیت یا درود یا کلمہ کا ثواب آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مؤمنین ومؤمنات احیاء واموات کے لیے ہدیہ کرے۔ علماء اہلسنت سے ایک جماعت نے اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وسعتِ فضلِ الٰہی کے لائق یہی ہے جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے

"سُئِلَ ابْنُ حَجَرِ الْمَکِّیْ عَمَّا لَوْ قَرَأَ لِاَهْلِ الْمَقْبَرَةِ الْفَاتِحَةَ هَلْ يُقْسَمُ الثَّوَابُ بَيْنَهُمْ اَوْ يَصِلُ لِكُلٍّ مِّنْهُمْ مِثْلُ ثَوَابِ ذٰلِكَ كَامِلًا فَاَجَابَ بِاَنَّهُ اَفْتٰى جَمْعٌ بِالثَّانِیْ وَهُوَ اللَّائِقُ بِسِعَةِ الْفَضْلِ"

ترجمہ: حضرت ابن حجر مکی سے سوال ہوا کہ اگر اہل مقبرہ کے لیے فاتحہ پڑھا تو ثواب اُن کے درمیان تقسیم ہوگا یا ہر ایک کو اُس کا پورا پورا ثواب ملے گا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ایک جماعت نے دوسری صورت پر فتویٰ دیا ہے (یعنی پورا پورا ملے گا) اور وہی فضل ربانی کی وسعت کے شایان ہیں۔

ردالمحتار	جلد ۳ صفحہ ۱۵۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

اس لیے افضل یہی ہے کہ جو شخص عمل صالح کرے تو اس کا ثواب اولین و آخرین احیاء و اموات تمام مؤمنین و مؤمنات کے لیے ہدیہ کرے۔ اُن سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے (ہدایہ کرنے والے کو) اُن سب کے برابر اجر ملے گا۔

اور ردالمحتار میں تاتارخانیہ سے، اور اس میں محیط سے اس طرح منقول ہے

"اَلْاَفْضَلُ لِمَنْ يَّتَصَدَّقُ نَفْلًا اَنْ يَّنْوِیَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِاَنَّهَا تَصِلُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ"

ترجمہ: جو کوئی نفلی صدقہ کرے تو بہتر یہ ہے کہ تمام مؤمنین و مؤمنات کی نیت کرے اس لیے کہ وہ سب کو پہنچے گا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا اور اہلسنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔

ردالمحتار	جلد ۳ صفحہ ۱۵۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

علماء کا فتویٰ اسی پر ہے کہ اگر کروڑوں کو بخشو تو ہر ایک کو پورا ثواب ملے گا۔ ایسی بات بے سندِ شرعی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتے تو ظاہر ہے کہ جماعت اہل فتویٰ نے جب

تک شرع مطہر سے دلیل نہ پائی ہرگز اس پر جزم نہ فرمایا بلکہ تصریح علماء سے ثابت ہے کہ جو بات رائے سے نہ کہہ سکیں وہ اگرچہ بعض علماء کا ارشاد ہو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم میں سمجھا جائے گا۔

امام علامہ قاضی عیاض نے سریج بن یونس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ

" وَ رُوِیَ عَنْ سُرَیْجِ بْنِ یُوْنُس اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ عِبَادَتُھَا کُلَّ دَارٍ فِیْھَا اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ اِکْرَامًا مِنْھُمْ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "

ترجمہ اللہ تعالیٰ کے کچھ سیّاح فرشتے ہیں جن کے متعلق یہی خدمت ہے کہ جس گھر میں احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہو اُس گھر کی زیارت کیا کریں۔

شفاء شریف	صفحہ ۲۲۴	مطبع مکتبۃ الغزالی دمشق

علامہ خفاجی مصری اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں کہ

"فَھُوَ ظَاھِرٌ وَاِنْ کَانَ لِسُرَیْجٍ فَھُوَ فِیْ حُکْمِ الْمَرْفُوْعِ لِاَنَّ مِثْلَھَا لَا یُقَالُ بِالرَّائِ"

ترجمہ یعنی یہ اگرچہ سریج کا قول ہے مگر وہ مرفوع کے حکم میں ہے۔ اس لیے کہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جاتی۔

نسیم الریاض شرح شفا	جلد ۳ صفحہ ۴۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

یہ سریج نہ صحابی ہیں نہ تابعی نہ تبع تابعین سے بلکہ علماء مابعد سے ہیں بایں ہمہ علامہ خفاجی نے ان کے قول مذکور کو حدیثِ مرفوع کے حکم میں ٹھہرایا کہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جاتی۔

اسی طرح زیر بحث مسئلہ میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ علماء کا وہ فتویٰ بھی حدیثِ مرفوع کے حکم میں ہونا چاہیے۔

فتاویٰ رضویہ	جلد ۹ صفحہ ٦١٨	مطبع رضا فاؤنڈیشن لاہور

جبکہ اس کے ثبوت میں احادیث موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں

معجم الاوسط جلد ۵ صفحہ ۳۹۴ حدیث نمبر ۷۷۲۶ میں ہے

"عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا أَنْ يَّجْعَلَهَا عَنْ أَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ

لَهُمَا أَجْرُهَا، وَلَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ"

ترجمہ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص نفلی صدقہ اپنے والدین کی طرف سے دے تو کوئی حرج نہیں، انھیں اس کا پورا ثواب ملے گا اور اس صدقہ کرنے والے کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں آئے گی یعنی ان دونوں کے اجروں کے برابر اُس کو بھی پورا اجر ملے گا۔

المعجم الاوسط	جلد ۵ صفحہ ۳۹۴ حدیث نمبر ۷۷۲۶	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

شعب الایمان جلد ۶ صفحہ ۲۰۵ حدیث نمبر ۷۹۱۲ میں ہے

"عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ حَجَّ عَنْ وَّالِدَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِمَا كُتِبَ لَهٗ عِتْقًا مِّنَ

النَّارِ، وَكَانَ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْهُمَا أَجْرُ حَجَّةٍ تَامَّةٍ مِّنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ

أُجُوْرِهِمَا شَيْئًا"

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو اپنے ماں باپ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے گا اور ان دونوں کے لیے پورے حج کا اجر ہوگا بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔

شعب الایمان	جلد ۶ صفحہ ۲۰۵ حدیث نمبر ۷۹۱۲	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

اور سنن دارقطنی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ حدیث نمبر ۲۵۸۴ میں ہے

”عَنْ عَطَآءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَّالِدَیْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبْشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِی السَّمَآءِ وَکُتِبَ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰی بَرًّا“

ترجمہ حضرت عطا بن ابی رباح حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے تو وہ حج اس حج کرنے والے اور اس کے ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور اُن کی روحیں خوش ہوتی ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکو کار لکھا جائے گا۔

معجم الاوسط	جلد ۵ صفحہ ۳۹۴ حدیث نمبر ۷۷۲۶	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
شعب الایمان	جلد ۶ صفحہ ۲۰۵ حدیث نمبر ۷۹۱۲	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
سنن دارقطنی	جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ حدیث نمبر ۲۵۸۴	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
ردالمحتار	جلد ۳ صفحہ ۱۵۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
نسیم الریاض شرح شفا	جلد ۳ صفحہ ۴۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

ثبوت ایصالِ ثواب از حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ

بوستان ص ۳۵ مطبع مفید عام لاہور

نیامد کس اندر جہاں کو بمانْد — مگر آں کزو نام نیکو بمانْد
نمرد آنکہ مانْد پس ازوے بجائے — پُل و خانی و خوان و مہمانسرائے
ہر آنکو نمانْد از پسش یادگار — درختِ وجودش نیا ورد بار
و گر رفت و ایثار و خیرش نماند — نشاید پسِ مرگش اَلْحَمْدُ خواند
چوں خواہی کہ نامت بود در جہاں — مکن نام نیکِ بزرگاں نہاں

ترجمہ (۱) جہاں میں کوئی ایسا شخص نہیں جو ہمیشہ رہا ہو مگر وہ جس کا نیک نام باقی رہا۔

(۲) وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے جو اپنے پیچھے پل، حوض، لنگر خانہ اور سرائے وغیرہ (صدقہ جاریہ) چھوڑ گیا ہو۔

(۳) اور جس کے پیچھے کوئی یادگار نہ رہی تو سمجھو اُس کے وجود کا درخت پھل دار نہیں ہوا۔

(۴) اور جو کوئی نیکی یا اچھی یادگار چھوڑے بغیر چلا گیا تو اس کے مرنے کے بعد اُس کے لیے فاتحہ پڑھنے کا کچھ فائدہ نہیں۔

(۵) اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا نام جہاں میں رہے تو بزرگوں کے اچھے ناموں کو مت چھپا۔

نتیجہ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے ان اشعار میں یہ نصیحت ہے کہ نیکیوں کا ثواب دنیا سے جانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ دنیا سے چلے جانے والوں کے لیے ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ یہ جائز ہے اور کارِ ثواب ہے اور سنت و مستحب ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ (م ۱۰۳۴ھ) مکتوبات جلد ۲ صفحہ ۳۹ مکتوب نمبر ۱۴ میں خواجہ محمد صادق اور ان کی ہمشیرہ بی بی اُم کلثوم علیہما الرحمہ کے انتقال کی خبر سن کر ان کے وارثوں کو ہدایت فرماتے ہیں کہ

"بیاران و دوستان فرمایند کہ هفتاد هفتاد هزار بار کلمه طیّبه "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" بروحانیتِ مرحومی خواجه محمد صادق و بروحانیتِ مرحومهٔ همشیرهٔ او اُمِّ کلثوم بخوانند و ثوابِ هفتاد هزار بار را بروحانیتِ یکے بخشند و هفتاد هزار دیگر را بروحانیتِ دیگرے از دوستان دُعاء و فاتحه مسؤل است۔"

ترجمہ یاروں اور دوستوں کو گزارش کریں کہ ستر ہزار بار کلمہ

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

محمد صادق کی روح کے لیے اور ستر ہزار بار کلمہ ان کی ہمشیرہ مرحومہ اُمِّ کلثوم کی روح کے لیے پڑھیں اور ہر ایک کی روح کو الگ الگ ستر ستر ہزار بار کلمہ کا ثواب بخشیں اور دوستوں سے کہیں دعا کریں اور فاتحہ پڑھ کر ان کو بخشیں۔

مکتوبات	جلد ۲ صفحہ ۳۹ مکتوب نمبر ۱۴	مطبع روز بازار پریس امرتسر

ظاہر ہے کہ یہ دعا اور فاتحہ خوانی اور ستر ستر ہزار بار کلمہ ہر ایک مرحوم کی روح کو پہنچانے کے لیے اکٹھے ہونا پڑا ہوگا اور اس کے لیے تعین یوم بھی ضروری ہوگی۔ لہٰذا تعین یوم و وقت کلمہ ستر ہزار پڑھنا و فاتحہ خوانی و دعا کرنا یہ سب مروجہ فاتحہ ہی کی صورت ہے جس کا معترض انکار کرتا ہے۔ لہٰذا اس کا انکار بزرگانِ دین کے عمل محبوب کا انکار ہے جو گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

دفن کرنے کے بعد دُعاء کا حکم

سوال میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے لیے کہیں دُعاء کرنے کا حکم ہے؟

جواب ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۴۲۴ حدیث نمبر ۳۲۲۱ میں ہے

"عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ"

ترجمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب میت کے دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے اپنے بھائی کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) بخشش مانگو اور ثابت قدمی کی دُعاء کرو کیونکہ اب اس سے پوچھ گچھ ہو گی۔ ملاحظہ ہو حوالہ جات:

ابوداؤد شریف	جلد ۲ صفحہ ۴۲۴ حدیث نمبر ۳۲۲۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
مسلم شریف	جلد ۳ صفحہ ۴۵۰ حدیث نمبر ۲۲۳۶	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
کنز العمال	جلد ۷ صفحہ ۶۰ حدیث نمبر ۱۸۵۱۰	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
مسند امام احمد	جلد ۵ صفحہ ۱۱۲ حدیث نمبر ۱۱۶۷۹	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
سنن الکبریٰ نسائی	جلد ۵ صفحہ ۲۷۴ حدیث نمبر ۸۸۷۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
ابن حبان	جلد ۵ صفحہ ۴۰ حدیث نمبر ۳۰۹۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
المبسوط سرخسی	جلد ۲ صفحہ ۱۰۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
روح البیان	جلد ۴ صفحہ ۴۴۱	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

تعزیت سے متعلق احکام

سوال تعزیت سے کیا مراد ہے؟

جواب الجواب وھوالموفق للصواب

تعزیت سے مراد مردہ کے عزیزوں کو صبر و شکر کے لیے کہنا اور ہدایت کرنا اور ہمدردی کرنا ہے جس کے لیے شریعت نے ایسے الفاظ کہنے کے متعلق فرمایا ہے جیسے "اَعْظَمَ اللہُ اَجْرَکَ" اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو زیادہ فرمائے "اَحْسَنَ عَزَاکَ وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ" اللہ آپ کے غم کو دور فرمائے اور آپ کی میت کی مغفرت فرمائے۔

تعزیت تین دن تک ہوسکتی ہے

سوال تعزیت کتنے دن تک ہوسکتی ہے؟

جواب تعزیت تین دن تک ہوسکتی ہے اور اس میں مصلحت یہ ہے کہ وارثانِ میت کی تعزیت کے لیے شرح شریف میں تین روز مقرر کیے گئے ہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۸۳ میں ہے

" وَلَا بَأْسَ لِاَھْلِ الْمُصِیْبَةِ اَنْ یَّجْلِسُوْا فِی الْبَیْتِ اَوْ فِی مَسْجِدٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَالنَّاسُ یَأْتُوْنَھُمْ وَیُعَزُّوْنَھُمْ "

ترجمہ یعنی کچھ مذائقہ نہیں کہ مصیبت زدوں کو بیٹھنا گھر میں یا مسجد میں تین روز تک اس میں آدمی آئیں گے ان کے پاس اور تعزیت یعنی تسلی و تشفی دیں گے اہل میت کو۔

تو تیسرے دن کے مقرر کرنے میں یہ بھی مصلحت سمجھی گئی کہ ان ایام میں آمد ورفت اہلِ تعزیت کی رہتی ہے۔ تو لوگوں کو قرآنی خوانی وکلمہ خوانی کے لیے

بلانے اور جمع کرنے میں کوئی اتنی زیادہ مشقت نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کا جمع ہونا آسانی سے ممکن ہوگا۔ اور یہ بھی کہ قرب و جوار کے اقرباء جو دیہات و قصبات میں رہنے والے ہیں ان کو وفات کی خبر ملنے کے بعد شریکِ فاتحہ و ختمِ قرآن اور کلمۂ طیبہ کے لیے جلد آنے میں آسانی ہوتی ہے۔ پس تعیّن تیسرے دن کی مبنی اس مصلحت پر ہے۔ اور یہ تعیین ہماری مقرر کی ہوئی نہیں بلکہ قدیم الایام سے علماء دین اور مفتیانِ شرح متین کی قرار دی ہوئی ہے۔

ایک مختصر دلیل اس پر یہ ہے کہ ملا علی قاری اور سیوطی اور علماء عینی وغیرہم کے کلام سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ جمیع مذاہب کے علماء و صلحاء کل شہروں میں کل زمانوں میں جمع ہو کر ختم کرتے رہے ہیں۔ اور اس پر اجماع امت ہے۔ اس لیے تیجہ کے لیے تیسرا دن مقرر کیا گیا۔ ملاحظہ ہو

انوارِ ساطعہ	صفحہ نمبر ۱۰۰ تا ۱۰۱	مطبع مجتبائی دہلی

تیجہ میں تیسرے دن کا مقرر کرنا

سوال تیجے میں تیسرے دن کا مقرر کرنا کہیں کسی حدیث میں اس کا ثبوت ہے؟

جواب تیجے میں تیسرے دن کا مقرر کرنا مصلحت کے تحت ہے جس کا تفصیلاً ذکر گزر چکا ہے پھر بھی اس کا ثبوت ملاحظہ ہو حدیث سے۔ دیکھئے بخاری شریف میں ہے

”عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ؟ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَالِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا، مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا“

ترجمہ حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات کو وعظ کیا کرتے۔ ایک آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ کریں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا روزانہ وعظ کہنے سے جو بات مجھے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ میں تم کو تنگی میں ڈالنا پسند نہیں کرتا اور میں تمہاری فرصت اور خوشی کا وقت ڈھونڈتا ہوں جیسے کہ حضور ﷺ ہم کو وعظ سنانے کے لیے ہماری فرصت و خوشی کا وقت تلاش فرماتے تھے تاکہ ہم اُکتا نہ جائیں۔

بخاری شریف	جلد اول صفحہ ۲۷ حدیث نمبر ۷۰	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

اس حدیث میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وعظ و نصیحت کے لیے لوگوں کے فرصت کا وقت یا دن مقرر کرنے کا وقت مقرر کیا جائے تاکہ وہ اطمینان سے سُن سکیں نیز تیجہ، ساتہ، چالیسواں وغیرہ کے لیے دن مقرر کرنے کے ثبوت کے لیے یہ حدیث واضح دلیل ہے۔

سوال یہ تین دن کا وقت کن لوگوں کے لیے ہے؟

جواب تعزیت کے لیے یہ تین دن کا وقت اہلِ میت کے قریب رہنے والوں کے لیے ہے۔ جبکہ دُور والوں کے لیے یہ قید نہیں ان کو جب پتہ چلے تو تعزیت کر سکتے ہیں۔

سوال تعزیت کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب تعزیت کرنا شرعاً مستحب اور کارِثواب ہے۔

سوال قریب والا اگر تین دن کے بعد تعزیت کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب قریب والوں کے لیے تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس

سے غم کو دوبارہ تازہ کرنا لازم آئے گا۔

سوال تعزیت کرنا افضل کب ہے؟

جواب مردے کو دفن کرنے کے بعد تعزیت کرنا افضل ہے۔

سوال کیا قبل از تدفین بھی تعزیت کی جاسکتی ہے؟

جواب ہاں قبل از تدفین بھی تعزیت کی جاسکتی ہے مگر افضل بعد از تدفین ہی ہے۔

مذکورہ سوالات کے جوابات کے حوالہ جات مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ ہوں:

فتاویٰ عالمگیری	جلد اول صفحہ ۱۸۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
درمختار علی حاشیہ ردالمحتار	جلد ۳ صفحہ ۱۴۹	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح	صفحہ ۶۱۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
المدخل	جلد ۳ صفحہ ۲۰۶	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت
جوہرہ نیرہ	جلد اول صفحہ ۱۳۴	مطبع مکتبہ حقانیہ ملتان
کشف الحجاب	صفحہ ۲۰	مطبع کتب خانہ مخزن علم کراچی
جاء الحق	جلد اول صفحہ ۲۶۸	مطبع نعیمی کتب خانہ گجرات

تعزیت کرنے کا ثواب

سوال تعزیت کرنے کا ثواب از روئے حدیث کیا ہے؟

جواب تعزیت کرنے کا ثواب حدیث میں مذکور ہے ملاحظہ ہو

”عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ“

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو

شخص مصیبت زدہ کو صبر دلائے (تعزیت کرے) اس کے لیے اس کی مثل یعنی مصیبت زدہ کے اجر کے برابر اجر ہے۔

شعب الایمان	جلد ۷ صفحہ ۱۳ حدیث نمبر ۹۲۸۳	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

اور بیہقی شریف جلد ۴ صفحہ ۹۸ میں ہے کہ

مَنْ عَزّٰی اَخَاہُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِیْبَۃٍ کَسَاہُ اللہُ عَزَّوَجَلَّ حُلَلَ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ جس نے مصیبت میں اپنے مسلمان بھائی کی ہمدردی (تعزیت) کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے عزت وتکریم کا لباس پہنائے گا۔

بیہقی شریف	جلد ۴ صفحہ ۹۸ حدیث نمبر ۷۰۸۷	مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت

مردہ قبر میں سے آنے جانے والوں کو دیکھتا ہے

سوال کیا مردہ قبر میں سے آنے جانے والوں کو جانتا پہچانتا اور دیکھتا ہے؟

جواب جی ہاں مردہ قبر میں سے آنے جانے والوں کو جانتا پہچانتا اور دیکھتا بھی ہے دیکھئے عبداللہ رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسد بن موسیٰ کو کہتے ہوئے سنا کہ

"کَانَ لِیْ صَدِیْقٌ فَمَاتَ فَرَأَیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ وَھُوَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللہِ جِئْتَ اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ صَدِیْقِکَ قَرَأْتَ عِنْدَہٗ وَ تَرَحَّمْتَ عَلَیْہِ وَاَنَا مَا جِئْتَ اِلَیَّ وَلَا قَرَّبْتَنِیْ قُلْتُ لَہٗ وَمَا یُدْرِیْکَ قَالَ لَمَّا جِئْتَ اِلٰی قَبْرِ صَدِیْقِکَ فُلَانٍ رَأَیْتُکَ قُلْتُ کَیْفَ رَأَیْتَنِیْ وَالتُّرَابُ عَلَیْکَ قَالَ مَا رَأَیْتَ الْمَآءَ اِذَا کَانَ فِی الزُّجَاجِ مَا یَتَبَیَّنُ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَکَذٰلِکَ نَحْنُ نَرٰی مَنْ یَّزُوْرُنَا"

ترجمہ میرا ایک دوست تھا جو فوت ہو گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا وہ کہہ رہا

تھا سبحان اللہ تو اپنے فلاں دوست کی قبر کے پاس گیا اس کے پاس تو نے پڑھا بھی اور اس کی مغفرت بھی چاہی اس پر تجھے بہت رحم بھی آیا اور میری طرف نہ تو آیا اور نہ میرے قریب ہوا۔ میں نے اُس کو کہا تجھے اس بات کا کیا پتہ۔ کہا جب تو اپنے فلاں دوست کی قبر پر آیا تو میں نے تجھے دیکھا۔ میں نے کہا تو نے مجھے کس طرح دیکھا جبکہ اتنی مٹی تیرے اوپر پڑی ہوئی ہے۔ تو اس نے کہا تو دیکھتا نہیں کہ جب پانی شیشہ کے برتن میں ہو تو کس طرح دکھائی دیکھتا ہے میں نے کہا ہاں یہ بات تو ہے۔ تو اس نے کہا اسی طرح جو ہماری زیارت کے لیے آتا ہے ہم اُسے دیکھتے ہیں۔

اتحاف السادۃ المتقین	جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۷ تا ۳۶۸	مطبع داراحیاء التراث العربی بیروت

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

محمد عبدالغفور الوری غفرلہٗ

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

منڈی رائیونڈ لاہور پاکستان

عوام کی سہولت کیلئے ختم پڑھنے اور ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾ (ایک بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾
وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ (ایک بار)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ

صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ (ایک بار)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(ایک بار)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾

الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ

ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

(ایک بار)

پھر یہ اگلی آیتیں ترتیب وار پڑھنی ہیں

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ (سورۂ اعراف ۷:۵۶)

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝ (سورۂ انبیاء ۲۱:۱۰۷)

دَعۡوٰىهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ

دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱۰ (سورۂ یونس ۱۰:۱۰)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ

النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ۝۴۰ (سورۂ احزاب ۳۳:۴۰)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۤئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ۝۵۶ (سورۂ احزاب ۳۳:۵۶)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

اَصۡحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكۡ وَسَلِّمۡ

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۝۱۸۰ ۚ وَ سَلٰمٌ عَلَى

الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝۱۸۱ ۚ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱۸۲ (سورۂ الصافات ۳۷:۱۸۲)

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ

اس کے بعد دُعاء کے لیے ہاتھ اٹھائیں اور یوں دعا کریں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ

مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصۡحَابِ سَيِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكۡ وَسَلِّمۡ

دُعاء

یا اللہ ہم نے جو کلام پاک پڑھا ہے ہم اسے تیری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اسے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل قبول و منظور فرما اور درجۂ قبولیت کے بعد اِس کا ثواب ہدیۃً ہم تیرے محبوب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح پُرفتوح کو پیش کرتے ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل اس کا ثواب جمیع انبیاء کرام، ازواجِ مُطہّرات، اہلِ بیتِ اطہار، صحابۂ کرام، تابعین و تبع تابعین، غوث، قطب، اوتاد، ابدال، اخیار، نجباء و جملہ مؤمنین و مؤمنات کی روح کو پیش کرتا/کرتی ہوں۔ خاص کر کے اس کا ثواب فلاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی روح کو بخشتا ہوں۔

اے اللہ! اس کے صدقے اُن کی مغفرت فرما اور جنت اعلیٰ میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب و جوار میں جگہ مرحمت فرما۔ اور جنت کی تمام راحتیں اُنھیں اُن کی قبر میں نصیب فرما۔ آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

تمت بالخیر

محمد عبدالغفور الوری غفرلہٗ

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

منڈی رائیونڈ لاہور پاکستان

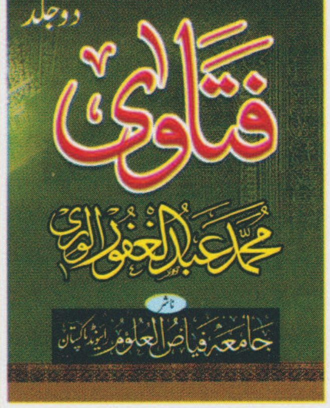

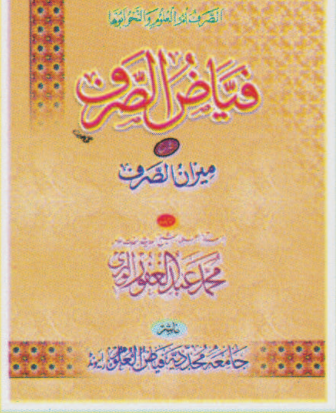

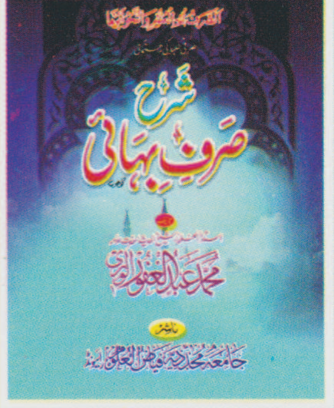

مکتبہ اعلیٰ حضرت
داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37247301
0300-8842540
0315-8842540
اسٹاکسٹ